توبہ

ڈاکٹر صالح بن غانم السدلان

ناشر الدار السلفیہ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

"التوبة إلى الله" کا اردو ترجمہ

توبہ

معنی، حقیقت، فضیلت اور شرائط

تالیف

ڈاکٹر صالح بن غانم السدلان

استاذ دراسات اسلامیة جامعة الإمام محمد بن سعود الاسلامیة الریاض

تصحیح و تقدیم

مختار احمد ندوی

ناشر: الدار السلفیة، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلۂ مطبوعات الدار السّلفیہ نمبر ۱۴۶

نام کتاب : توبہ (معنی، حقیقت، فضیلت اور شرائط)

مؤلف : ڈاکٹر صالح بن غانم السدلان

تصحیح وتقدیم : مولانا مختار احمد ندوی

طابع : اکرم مختار

ناشر : الدار السّلفیہ ممبئی-۸

تعداد اشاعت (بار چہارم) : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : دسمبر ۲۰۰۲ء

قیمت : ۲۰/روپئے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ / محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی - ۳

فون: ۲۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۵
۲	مقدمۃ الکتاب	۹
۳	توبہ کی تعریف (توبہ کا لغوی معنیٰ)	۱۲
۴	شریعت میں توبہ	۱۲
۵	توبہ کی حقیقت	۱۲
۶	قرآن کریم میں توبہ کے معانی	۱۴
۷	توبہ بمعنی ندامت	۱۴
۸	توبہ بمعنی درگزر کرنا	۱۴
۹	توبہ بمعنی کسی کام سے باز آجانا	۱۵
۱۰	توبہ کی فضیلت	۱۵
۱۱	فی الفور توبہ کرنا واجب ہے	۲۰
۱۲	توبہ میں تاخیر کرنا ایسا گناہ ہے جس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔	۲۲
۱۳	توبہ کے شرائط	۲۳
۱۴	توبہ کا وقت اور اس کی انتہاء	۲۸
۱۵	تمام گناہوں سے توبہ کا امکان	۳۳
۱۶	شرک سے کمتر گناہ دو طرح کے ہوتے ہیں	۳۵
۱۷	وہ گناہ جن سے توبہ واجب ہے	۳۷
۱۸	شرک سب سے بڑا گناہ	۳۸

Www.IslamicBooks.Website

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۳۹	کفر	۱۹
۴۰	نفاق	۲۰
۴۱	فسق سے توبہ	۲۱
۴۱	بدعت سے توبہ	۲۲
۴۲	(مبتدع) بدعتی کی توبہ	۲۳
۴۲	زنااور قذف سے توبہ	۲۴
۴۳	سود سے توبہ	۲۵
۴۳	ظلم سے توبہ	۲۶
۴۳	اول ظلم نفس	۲۷
۴۵	دل کو گناہوں کے تعلق سے دور کرنے کے وسائل	۲۸
۴۶	دل کو گناہ کے تعلق کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل معاون ہیں	۲۹
۴۹	ارتکاب گناہ سے عاجز شخص کی توبہ کا حکم	۳۰
۵۰	توبہ کے معاون وسائل	۳۱
۵۳	توبہ سے پھیرنے والی چیزیں	۳۲
۵۵	صدق دل سے توبہ کرنے کی علامتیں	۳۳
۵۶	عام اور خاص توبہ	۳۴
۵۹	مکمل توبہ (توبۃ النصوح)	۳۵
۶۱	توبہ کس سے ٹوٹتی ہے؟	۳۶
۶۲	توبہ کرنے والوں کے طبقات	۳۷

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

زیر نظر رسالہ "التوبۃ الی اللہ" کا اردو ترجمہ ہے جو عالم اسلام کے مشہور عالم اور داعی الی اللہ فضیلۃ الدکتور صالح بن غانم السدلان الاستاذ کلیۃ الشریعہ جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض کا مختصر لیکن نہایت جامع رسالہ ہے، جس میں علامہ موصوف نے توبہ کا شرعی معنی، اس کی حقیقت اور فضیلت اور اس کی قبولیت کے شروط کا قرآن واحادیث صحیحہ کی روشنی میں نہایت تفصیل سے ذکر کیا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ توبہ جیسے اہم ترین موضوع پر نہایت مؤثر اور مفید اور جامع ہے، جس سے انسانی زندگی کے نشیب وفراز کو درست کرنے اور اس کی اخلاقی اور فکری کمزوریوں کو دور کرنے، اور اسے انسان کامل بنانے میں ایک دائمی ناصح اور واعظ کا کام لیا جاسکتا ہے۔

(۱) **توبہ** دراصل انسانی زندگی کے میل کچیل کو صاف کرنے کیلئے صابن کا کام کرتا ہے۔ یہ انسانی پاکیزگی کا بہت مؤثر ذریعہ ہے توبہ کی سب سے اعلیٰ قسم "توبۃ النصوح" ہے یعنی آدمی اپنے گناہوں پر دل سے نادم اور سزائے الٰہی سے ایسا خائف ہو کہ اپنے دل ودماغ کی تمام قوتوں سے بارگاہ الٰہی میں ایسی توبہ کرے کہ جس پر زندگی بھی قائم رہے، اور پھر پلٹ کر ان گناہوں کی طرف نہ دیکھے اور اس حالت پر اس کی زندگی کا خاتمہ ہو، قرآن کریم میں توبۃ النصوح کی بابت ارشاد ہے۔

(۲) یاایھا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ النصوحا عسیٰ ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم ویدخلکم جنات تجری من تحتھا الانھار یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ ، (التحریم ۸) "اے ایمان والو! اللہ کے سامنے صاف دل سے توبہ کرو امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کردے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں داخل کریگا اس دن اللہ اپنے نبی

Www.IslamicBooks.Website

اوران پر ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کریگا۔"

(۳) توبہ انسانی زندگی کی کامیابی کی ضمانت ہے، اللہ کا ارشاد ہے۔ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المومنون لعلکم تفلحون (النور. ۳۱) "اور اے ایمان والو سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"

(۴) لوگو اپنے برے اعمال اور بری عادتوں پر اکڑفوں نہیں کرتے اور اپنی برائیوں پر نادم ہوتے ہیں اور گناہ و جرم ہو جانے پر صدق دل سے توبہ کرتے اور اللہ سے معافی کے طلبگار ہوتے ہیں اللہ ایسے خداترس انسانوں کی ساری خطائیں معاف فرماتا ہے جب کہ ارشاد ہے۔ والذین اذا فعلوا فاحشة اوظلموا انفسهم ذکرو الله استغفروالذنوبهم ومن یغفرالذنوب الاالله ولم یصرو اعلیٰ مافعلوا یعلمون اولئك جزائهم مغفرة من ربهم وجنت تجری من تحتها الانهار "اور وہ لوگ جنہوں نے کوئی بے حیائی کا کام کیایااپنے اوپر ظلم کیا تو اللہ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کے معافی طلب کی اور اللہ کے سوا کون ہے جو ان کے گناہوں کو معاف کرسکتا ہے اور اپنے اور جان بوجھ کر اپنے کئے ہوئے گناہوں پر اصرار نہیں کیا تو ایسے لوگو کا تو اب ان کے رب کی طرف سے معافی ہے اور ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

(۵) یوں تو عام انسانوں ہی سے خطاء و معاصی کا ارتکاب ہوتا ہے حتی کہ بعض انبیاء کی طرف بھی خطاء و عصیان کی نسبت قرآن میں کی گئی ہے جیساکہ آدم کے ذکر میں ہے۔ وعصی آدم ربه فغویٰ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ بھٹک گئے۔ لیکن حضرت آدمؑ سے جہاں بتقاضائے بشریت خطاء و نسیان ہوا وہیں اللہ نے انہیں توبہ کی تعلیم دیکر انہیں خطاؤں سے، پاک وصاف ہو کر ابوالبشر ہونے کا شرف بھی عطا کیا۔ جیساکہ ارشاد ہے۔ فتلقیٰ آدم من ربه کلمت فتاب الیه انه هوالتواب الرحیم (البقرة ۳۷) "پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے"۔ دنیا میں یہ پہلا گناہ اور پہلی توبہ تھی جس کی ابتدا ایک مرد صالح کے ذریعے کی گئی۔

Www.IslamicBooks.Website

(۶)اسی سے معلوم ہوا کہ خطاء ونسیان جہاں انسانی فطرت کا خاصہ ہے وہیں توبہ استغفار اسکا بہتر علاج ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔ **کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون (ترمذی)** "سارے بنی آدم خطا کرنے والے ہیں اور بہترین خطاکار وہی ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔ خطاء اور توبہ دونوں لازم وملزوم ہیں اگر خطاء نہ ہو تو توبہ جیسا صالح عمل کیسے کیا جاسکتا ہے۔ اگر حقیقت پسندی سے دیکھا جائے تو خطاء کی اتنی اہمیت نہیں جتنی توبہ کی ہے کیونکہ خطاء ونسیان انسانی کی فطرت میں داخل ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ **نسی آدم فنسیت ذریته**، "آدم بھولے تو ان کی نسل بھولنے والی ہو گئی" لیکن آدمؑ کا کمال ان کی سچی توبہ واستغفار ہے جس کے ایمانی اور روحانی الفاظ میں ارتعاش پیدا کر دیتے ہیں۔ **ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین (الاعراف ۲۳)** "پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کریگا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔

(۷)اللہ رب العزت کو اپنے بندوں کے گناہوں پر اتنا رنج نہیں جتنی خوشی ان کے توبہ واستغفار پر ہوتی ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ **لله افرح بتوبته عبده من احدکم یجد من الله بالکلاۃ**" "اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے تمہارے اس ساتھی کی صحراء میں گمشدہ اونٹنی کے مل جانے سے زیادہ خوشی ہوتی ہے (بخاری)

(۸) اللہ کو اپنے گنہگار بندے کی توبہ کا محض بہانہ چاہئے۔ یعنی اللہ اپنے گنہگار بندے کو بخشنے کیلئے محض اس کے توبہ کی نیت اور ارادے کا انتظار ہوتا ہے اگر بندہ توبہ کا ارادہ کرنے کے بعد توبہ کرنے سے قبل ہی وفات پا جائے تو مولائے کریم کو محض اسکا ارادہ ہی کافی ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس کا ارشاد ہے کہ "گنہگار بندے آخر توبہ کیوں نہیں کرتے کیونکہ اسکا رب اس کے توبہ کی قبولیت کیلئے ہر وقت آمادہ وتیار ہے۔ ارشاد ہے۔ **افلایتوبون الی الله ویستغفرونه والله غفور رحیم (المائدة ۷۴)** "لوگ کیوں نہیں اللہ کی طرف رجوع کرتے اور اس سے مغفرت مانگتے اللہ تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

(۹) اللہ تو اپنے گنہگار بندوں کو اپنی غفاریت کا واسطہ دیکر توبہ استغفار کی دعوت دیتے ہیں وانی لغفار لمن تاب و آمن وعمل صالحا ثم اھتدیٰ (طہٰ ۸۲) اور بیشک میں اس کو بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے تم ہدایت پر جم جاؤ"۔ اور انہیں ناامید ہو کر مایوسی کے ساتھ بیٹھ جانے سے منع کرتے ہیں فرماتے ہیں قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمة الله، ان الله یغفرالذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم (الزمر ۵۳) کہہ دوائے میرے بندو جنہوں نے گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جائیں اللہ توان کے سب گناہ معاف کر دیگا بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۱۰) اللہ کے دریائے رحمت کا عالم یہ ہے کہ بندے اگر زمین سے آسمان تک گناہوں کا انبار لیکر دربار الٰہی میں آئیں تو رب غفور ورحیم ان کے تمام گناہوں کو معاف کردیگا۔ غرض توبہ واستغفار جیسا غنیمت عمل اللہ کے بندوں کیلئے بشارت اور نجات کا پیغام ہے۔ پورا رسالہ اس اہم ترین موضوع پر قرآن اور احادیث کے دلائل سے بھرا پڑا ہے جس کو پڑھ کر دل میں انابت الی اللہ اور دربار مغفرت سے اپنی زندگی بھر کی خطاؤں کی معافی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ الدار السّلفیہ نے اس مفید رسالے کو بڑے اہتمام سے چھاپ کر اردو کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ اس رسالے کے مصنف فضیلۃ الشیخ علامہ صالح بن غانم السدلان حفظہ اللہ کیلئے دعاء صحت ودرازیٔ عمر کی دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس رسالے کے ذریعہ لوگوں کو مغفرت ونصیحت کے عمل کی توفیق بخشے آمین۔

مختار احمد ندوی

مدیر الدار السّلفیہ

Www.IslamicBooks.Website

مقدمۃ الکتاب

سب تعریف اللہ کیلئے ہے، وہی گناہوں کو بخشنے والا، اور توبہ قبول کرنے والا ہے بہت سخت عذاب دینے والا ہے، بڑے انعام والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب کو اسی کی طرف جانا ہے۔

اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر جو انسانیت کے معلم اور راہنما اور اسے حق کی راہ دکھانے والے سیدھی راہ پر چلانے والے ہیں، اور درود سلام ہو آپ کے آل واصحاب اور پیروکاروں پر اور آپ کے احباب پر قیامت کے دن تک کیلئے، اور آپ پر بہت بہت سلام ہو۔

درود و سلام کے بعد معلوم ہو کہ جب اعمال مستحکم ہو جائیں، اور ان کی رسی مضبوط ہو جائے، اور گناہ مسلسل ہونے لگیں اور ان کی راتیں لمبی ہو جائیں۔ اور مسلمان گناہ میں ملوث ہو جائے اور یہ سمجھنے لگ جائے کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان دوری پیدا ہو جائے تو ان تمام آلائشات کی طہارت جس سے اس کے اعمال کی صفائی واپس آجائے اور اس کی ایمانی روشنی لوٹ آئے اور اسے معافی اور رضاء کی چادر میں لپیٹ لے تو اس کا واحد علاج صرف ''توبہ'' ہے۔ کیونکہ توبہ وہ ہے جو مسلمان کو روشنی بخشتا ہے تاکہ وہ بھٹکنے سے بچ جائے، اور توبہ وہ ہدایت ہے جو انسان کو ناامیدی اور مایوسی سے بچاتا ہے۔

اور توبہ دنیا اور آخرت میں ہر بھلائی اور سعادت کا چشمہ ہے، اور توبہ شریعت اسلامیہ اور ایمانی حقائق کا جامع نام ہے کیونکہ ''گناہ'' مہلک زہر ہے اور گناہوں کا ارتکاب پستی میں گرنے کا سبب ہے، اور گنہگار کو دنیا اور آخرت میں

Www.IslamicBooks.Website

ذلت کی راہ میں ڈھکیلنے والا ہے۔

اور وہی انسان کی فطرت میں گناہوں کی طرف مائل ہونے کا مادہ ہے اور اس کی طبیعت نفس امارہ کو برائی کی طرف بہکا کر گناہوں کی وادی میں گرادیتی ہے اور اس کے جسم وخون کو برائی کیلئے بھڑکادیتی ہے اور انسان پھر حیوان کی طرح خواہشات نفس کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ اور اسلام میں توبہ کی راہ کوئی مشکل نہیں جہاں بغیر مشقت اور تکلیف یا کسی غیر اللہ کے سامنے اپنے گناہوں کے اقرار کے بغیر پہونچنا ممکن نہ ہو۔

بلکہ توبہ تو بہت آسان اور ہر وقت ممکن عمل ہے، توبہ کا دروازہ تو ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ اپنے گناہوں کی صفائی اور معافی کیلئے جو چاہے جب چاہے اس دروازے کو کھٹکھٹا سکتا ہے اللہ کی رحمت سے اسے کوئی بھگانے والا نہیں، اور نہ ہی کوئی اس کے گناہوں اور اس کے رب کے درمیان واسطہ بن سکتا ہے خواہ گناہ کتنا ہی عظیم کیوں نہ ہو۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

قل يا عبادی الذين اسرفوا على انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعاً إنه هو الغفور الرحيم (الزمر ۵۳) ”آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا اللہ تو سب گناہوں کو بخشتا ہے، وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لہٰذا جو شخص صراط مستقیم کی طرف لوٹ کر آنا چاہے اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنے تمام گناہوں سے جتنی جلد ممکن ہو توبہ کرے کہیں ایسا نہ ہو کے اس کی غفلت سے موت نہ آجائے اور اس کو توبہ کیلئے وقت مل نہ سکے اور وہ حسرت وافسوس کر کے رہ جائے۔ جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس

Www.IslamicBooks.Website

لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جتنی جلد ہو توبہ کرلے اور اللہ کے سامنے اپنی زبان حال سے گناہوں کا اقرار کر کے اسی صراحت اور عاجزی کے ساتھ توبہ کرے اور توبہ کی حقیقت کو دل میں پورے عزم و یقین کے ساتھ اتارے اور عمل صالح کیلئے پوری طرح تیار ہو جائے اللہ کی رحمت سے بعید نہیں کہ اس کی توبہ قبول فرمالے اور اس کے گناہ معاف فرمادے، اور اسے ایمان اور صالح عمل کی راہ پر لگادے، اور اسے اپنے ہدایت یافتہ بندوں کی فہرست میں شامل فرمالے، جیساکہ اس کا ارشاد ہے۔ وانی لغفار لمن تاب وعمل صالحاً ثم اهتدىٰ (طهٰ ۸۲) ''اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھے رستے پر چلے تو میں اس کو بخشنے والا ہوں''

اے اللہ ہمیں توبہ اور اپنی طرف رجوع ہونے کی توفیق عطا فرما، اور ہماری دعاؤں کیلئے اپنی قبولیت کے دروازے کھول دے اور ہمیں اپنی معافی اور مغفرت کی لذت عطا فرما، آمین یاارحم الراحمین''

الدکتور صالح بن غانم السدلان

Www.IslamicBooks.Website

توبہ کی تعریف

توبہ کا لغوی معنی

توبہ لفظ ''توب'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی لوٹنے کے ہیں، لہٰذا اگر کوئی اپنے گناہ سے لوٹ آتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے ''تاب و اَتاب'' وہ لوٹا اس نے رجوع کیا، اور اصطلاح میں توبہ کہتے ہیں دل سے اصرار کی گرہ کو کھول کر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کو پھر اللہ رب العالمین کے تمام حقوق کو بجالانے کو، اور لفظ توب اور لفظ توبہ دونوں کا معنی ایک ہے اور اس سے مراد ہے اچھی طرح سے گناہ کو چھوڑ دینا، اور یہ معذرت کا بہترین طریقہ ہے۔

شریعت میں توبہ

شریعت اسلامی میں توبہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ کو چھوڑ دینے، اس کی قباحت کو محسوس کرنے، معصیت پر نادم ہونے اور اس بات کا عزم کرنے کو کہ اب وہ معصیت کی طرف نہیں لوٹے گا اگر اس پر قدرت حاصل ہو، اور نیک اعمال کے ذریعہ اس کا حتی الامکان تدارک و تلافی کرنے کو۔

توبہ کی حقیقت

توبہ اس دلی احساس کو کہتے ہیں جو گناہوں کے ارتکاب پر ندامت کے ذریعے پیدا ہوتا ہے۔ اور آئندہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جانا، اور گناہوں سے بچنا اور صالح عمل کر کے توبہ کو سچ ثابت کرنا۔

توبہ دراصل کئے ہوئے عمل پر ندامت کے احساس آئندہ عمل من

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ، اور گناہ سے بچنے کے ارادہ کو کہتے ہیں اور عمل صالح عملی طور پر توبہ کو وجود میں لاتا ہے، اسی طرح برے کام سے رک جانے سے بھی توبہ ہو جاتی ہے۔ توبہ ایک وجودی عمل ہے جس کے ضمن میں تائب کا اپنے رب کی طرف متوجہ ہونا، اس کی طرف لوٹنا اور اس کی طاعت کی پابندی کرنا سب شامل ہے لہٰذا اگر کوئی شخص محض گناہ سے باز آ جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا، تو وہ توبہ کرنے والا نہ ہوگا۔ الا یہ کہ ترک گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، معصیت پر اصرار سے باز آجائے اور اپنے دل کے اندر پہلے توبہ کو ثابت کرے، پھر زبان سے توبہ کے الفاظ ادا کرے، اور اپنے ذہن دماغ میں جنت کے تقاصل، اور اللہ تعالیٰ کی وعدہ وعید کا استحضار کرے اور اللہ تعالیٰ نے فرمانبرداروں کے لئے جو نیک وعدے کئے ہیں اور نافرمانوں کے لئے جو جہنم کے عذاب کی دھمکی دی ہے اس کو یاد کرے اور اس پر برابر قائم رہے، یہاں تک کہ اس کا خوف ورجاء طاقتور اور مضبوط ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے رغبت ورھبت سے دعاء کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے اس کے گناہوں کو دھل ڈالے، اس کے برے اعمال وغلطیوں اور لغزشوں کو معاف کرے، ان سب مراحل سے گزرنے کے بعد اس کی توبہ محقق ہوگی، اور وہ اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیزوں سے باز رہ کر اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ محبوب چیزوں کی طرف متوجہ ہو، پھر گناہ سے توبہ کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرے جیسا کہ دودھ تھن سے نکلنے کے بعد دوبارہ واپس نہیں ہوتا اور اپنے دل سے ندامت محسوس کرلے، اور اپنی زبان سے استغفار کو لازم پکڑے اور اپنے جسم کی حفاظت کرے، اللہ کا تقویٰ اختیار کرے، اور اللہ تعالیٰ کے نور

Www.IslamicBooks.Website

کی روشنی میں اس کی اطاعت کرے اس کے ثواب کا امیدوار ہو، اور اس کے عقاب سے خوف کھائے اور اپنے خالق کی طرف راغب ہو اور نفس کے شر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے اور اس کو تقویٰ کا پابند بنائے، اور اللہ سے دعاء کرے کہ اسے پاک کرے۔ اس لئے کہ وہی بہتر طور پر اسے پاک کرنے والا ہے وہی نفس کا رب و مولی ہے، اور اللہ تعالیٰ اسے اس کے نفس کے حوالے نہ کرے پلک بھر کے لئے۔

"نعوذ باالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا"

قرآن کریم میں توبہ کے معانی

قرآن مجید میں لفظ توبہ متعدد معانی کے لئے وارد ہوا ہے۔

۱۔ توبہ بمعنی ندامت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَتُوبُوا إلى بارِئِكُمْ فاقْتُلو أَنْفُسَكُمْ (البقرة ٥٤) اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

وتُوبُوا إلى اللّٰه جميعاً أَيُّه المُؤمِنُون لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ٣١) اور (مؤمنو!) سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۲۔ توبہ بمعنی درگزر کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْتَّابَ اللّٰه على النَّبِيِّ والمُهَاجِرِين والأنْصارِ (توبه ١١٧) بے شک اللہ نے پیغمبر پر مہربانی کی، اور مہاجرین اور انصار پر۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو درگزر فرمایا۔

Www.IslamicBooks.Website

ایک جگہ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَتُوبَ اللّٰه على المؤمِنِين والمُؤمِنَاتِ (الاحزاب ۷۳) اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔

۳۔ توبہ بمعنی کسی کام سے باز آجانا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

سُبْحانك تُبْتُ إلَيْكَ (الاعراف ۱۴۳) تیری ذات پاک ہے، اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

یعنی دیکھنے کے سوال سے باز آتا ہوں۔

توبہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے کا حکم دیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وتُوبُوا إلى اللّٰه جميعاً أَيُّهالمُؤمِنُونَ لَعَلَّكُم تُفْلِحُون (النور ۳) اور مومنو سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ارشاد ہے:

وَهُوالذى يَقْبَلُ التَّوبَةَ عَنْ عِبَادِهِ (الشورى ۲۵) اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے عفو و درگزر اور مغفرت کی امید کے دروازے کھول دئے ہیں اور بندوں کو حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے جود و کرم کی چوکھٹ کو لازم پکڑیں اور برائیوں کی معافی اور پردہ پوشی، اور قبولیت توبہ کے لئے دعاء کرتے رہیں، اور اس کی بھی دعاء کریں کہ رحمت الٰہی سے دور

Www.IslamicBooks.Website

کرنے والی کوئی چیز انہیں دور نہ کرے، اور بندہ اور اللہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو اس کی رحمت و کرم کا دروازہ بند نہ ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ يَاعِبَادِىَ الذين أَسْرَفُوا على أَنْفُسِهِمْ لاتَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰه إنَّ اللّٰه يَغْفِرُ الذُّنوب جميعاً إنَّهُ هُو الغَفُورُ الرَّحِيمُ. (الزمر ۵۳)

(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

لہٰذا جو بھی توبہ کرے گا استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْن إذا فَعَلُوا فاحِشَةً أَوْظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰه فاستَغْفروا لِذُنُوبِهِمْ ومَنْ يَغْفِرُ الذُّنوبَ إلَّا اللّٰه (آل عمرن: ۱۳۵)

اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ان متقی بندوں کی تعریف کی ہے جو استغفار کی پابندی کرتے ہیں ارشاد ہے:

الَّذِيْن يَقُوْلُونَ رَبَّنَا إنّنا آمنَّا فاغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وقِنَا عَذَاب النَّارِ الصَّابِرِينَ والصّادِقِين والقَانِتِيْنَ

جو اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور دوزخ کے

Www.IslamicBooks.Website

وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ (آل عمران ۱۷)

عذاب سے محفوظ رکھ، یہ وہ لوگ ہیں جو (مشکلات میں) صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں۔

توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھتا ہے اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے، اپنی برکتوں سے اسے نہال کرتا ہے، اس کی رزق میں وسعت اور دنیاوی زندگی میں آرام سے نوازتا ہے، اور آخرت میں ہمیشگی کی عظیم الشان نعمتوں سے نوازے گا۔ توبہ کرنے والوں کے ثواب واجر سے متعلق اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔

أُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ (آل عمران ۱۳۶)

ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ بستے رہیں گے۔ اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔

پھر معاصی سے کنارہ کشی کے بعد استغفار کرنا بذات خود شادابی خوشحالی، نسل کی کثرت، عزت وقوت میں اضافہ کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَاراً ۝ وَيُمْدِدْكُمْ

اور کہا! اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا، اور

Www.IslamicBooks.Website

بِأَمْوَالٍ وَبنِينَ وَيَجْعَل لكُم جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لكُمْ أنْهَاراً. تمہیں باغ عطا کرے گا اور (ان میں) تمہارے لئے نہریں بہادے گا۔
(نوح آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲)

ایمان ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندوں پر رحمت فرماتا ہے اور استغفار کی وجہ سے دین ودنیا کی برکتوں سے نواز تا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من لزم الاستغفار جعل الله له من كل هم فرجاً ومن كل ضيق مخرجاً ورزقه من حيث لايحتسب،

جو شخص استغفار کو لازم پکڑتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم سے چھٹکارا دیتا ہے۔ اور ہر تنگی سے نکال لیتا ہے اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔

اور دروازۂ توبہ کے دونوں پٹ کھلے ہوئے ہیں۔ جہاں رحمت لطف وکرم اور نعمتوں کے باد نسیم کے معطر جھونکے چلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إلّا مَنْ تَابَ وآمنَ وَعَمِلَ صالِحاً فأُولئك يَدْخُلُون الجنَّةولايُظْلَمُون شيئاً،جَنَّاتِ عَدْنِ التي وعدالرَّحْمٰنُ عِبادَهُ بالغَيْبِ،إنَّهُ كان وَعْدُهُ مَأتيّاً
(مريم ۶۰،۶۱)

ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا (یعنی) بہشت جاودانی (میں) جس کا اللہ نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے (اور جو ان کی آنکھوں) سے پوشیدہ (ہے) بیشک اس کا وعدہ (نیکو کاروں کے سامنے) آنے والا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

توبہ سے جو ایمان اور عمل صالح نصیب ہوتا ہے اور اس کے مثبت اثرات زندگی میں مرتب ہوتے ہیں، وہ تائب کو برے انجام سے محفوظ رکھتے ہیں، لہٰذا توبہ کرنے والے (غیؔ) گمراہی سے دوچار نہیں ہوں گے بلکہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا۔

لہٰذا توبہ کی برکتوں کا کیا کہنا۔ اس سے تو رحمتوں کی بارش ہوتی ہے، رزق میں کشادگی آتی ہے، خیر و بھلائی میں اضافہ ہوتا ہے، اس کے فضل سے اللہ تعالیٰ مال واولاد سے نوازتا ہے، گناہوں کو بخشتا ہے، طاقت و قوت، ہدایت ورشد عطا فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ بذات خود سراپا عفو، وغفور اور تواب ہے، توبہ قبول فرماتا ہے، گناہوں کو بخشتا ہے، دن کو اس غرض سے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گناہگار توبہ کرلے، اور رات کو اس غرض سے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کا گناہ کرنے والا توبہ کرلے، یہ محض اس کا فضل واحسان ہے، لہٰذا عقل مند کو چاہئے کہ اپنے رب کی اطاعت میں مشغول رہے، اور اللہ کے مراقبہ اور اس کے خوف سے پلک بھر کے لئے غافل نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا ہمیشہ استحضار رکھے۔ خلوت وجلوت ہر جگہ اس سے ڈرتا رہے، کہ اس کا علم محیط ہے، اس کا غصہ سخت ہے، اس سے ڈرنے والوں کے دلوں کو وہ امن وامان سے بھر دیتا ہے۔ اور اپنے گناہوں پر نادم ہونے اور افسوس کرنے والوں کی برائیوں کو مٹادیتا ہے گناہوں کو معاف کردیتا ہے توبہ کو قبول کرتا ہے درجات کو بلند کرتا ہے، اے اللہ تو ہی سوال کرنے والوں کی ضرورتوں کا مالک ہے، چپ رہنے والوں کے دلوں کا حال تو ہی جانتا ہے ہمیں اپنی طرف سے سچی توبہ نصیب فرما، کامل انابت نصیب فرما، جس کے بعد نہ کسی تردد کا شائبہ ہو، اور نہ نقص و کمی کا وہاں سے گزر ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

فی الفور توبہ کرنا واجب ہے

چونکہ تمام لوگ توبہ کے محتاج ومکلّف ہیں لٰہذا ہر شخص کو ہمہ وقت توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہئے۔ کثرت سے ایسے نصوص وارد ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ توبہ میں جلدی کرنا فرض ہے۔ اس میں تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں، اور معائنہ (گناہوں کا اثر دیکھ لینے) کے وقت توبہ سے عموماً فائدہ نہیں ہوتا اس لئے کہ اس وقت توبہ بربناء ضرورت ہوتی ہے۔ اختیاری نہیں، اسی لئے ان لوگوں کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے جو جہالت میں برائی کرڈالتے ہیں پھر فوراً توبہ کرلیتے ہیں، یعنی قبل اس کے کہ امیدیں منقطع ہوں، اور موت کے پروانے آجائیں، اور روحیں نکالی جائیں۔ اور آدمی اپنے قابو سے باہر ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إنّما التّوْبَةُ على الله لِلّذِيْنَ يَعْمَلُونَ السُّوء بِجَهالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولٰئِكَ يَتُوبُ الله عَلَيْهِمْ وَكَان الله عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَيْستِ التَّوْبَةُ لِلذِينَ يَعْمَلُونَ السيئات حتى إذا حضر أحَدَهُمُ الموْتُ قال إنِّي تُبْتُ الآن ولاالذين يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولٰئِكَ

اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد توبہ کرلیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ مہربانی کرتا ہے، اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو (ساری عمر) برے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو اس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور

Www.IslamicBooks.Website

أَعْتَدْنا لَهُمْ عَذابًا أَلِيمًا. نہ ان کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر کی حالت میں رہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے (النساء ۱۷. ۱۸) ہم نے عذاب الیم تیار کرر کھا ہے۔

لہٰذا کوئی توبہ کرنے والا جب اپنے کئے ہوئے پر نادم ہو کر اور پورے عزم وارادہ کے ساتھ دل میں تقویٰ اور عمل صالح کا بیج بوتے ہوئے اپنے رب کی رحمت کی امید میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اسے پریشان وسر گرداں نہیں چھوڑتا، اور نہ ہی اس کو اپنے دروازہ سے بھگاتا ہے اور نہ ہی خوف کی حالت میں رکھتا ہے بلکہ اس کی رہنمائی فرماتا ہے اور اس کی دست گیری فرماتا ہے اس کے قدموں کو جماتا ہے اس کے راستہ کو روشن فرماتا ہے، ایسے موقع پر بندہ کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔

۱۔ توبہ کرنے میں جلدی کرے یہاں تک کہ گناہ کی زنگ سے اس کے دل پر پردہ نہ پڑ جائے اور معصیت اس کی طبیعت ثانیہ نہ بن جائے پھر اس کا ازالہ مشکل ہو۔

۲۔ موت و مرض سے پہلے ہی توبہ میں جلدی کرے۔ ایسی حالت میں ایسے حضرات کو ڈرنا چاہئے جو دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں برے اعمال میں مبتلا ہیں، معصیت پر اصرار کئے جارہے ہیں۔

توبہ کرنے میں آج کل کررہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب موت کا فرشتہ سامنے آجاتا ہے تو کہتے ہیں اب میں توبہ کرتا ہوں، جبکہ گناہ اس کے دل میں جم چکا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اپنے آپ کو بھلا دیتا ہے، یہاں تک کہ معصیت کا ارتکاب اس کی عادت و فطرت ثانیہ بن جاتا ہے، جس سے

Www.IslamicBooks.Website

چھٹکارا پانا اور پیچھا چھڑانا بہت مشکل ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وقت موعود آجاتا ہے تو توبہ پر مجبور ہوتا ہے، جبکہ توبہ سے پہلے گمراہی و ضلالت کے سمندر میں غوطہ کھا رہا تھا گناہوں نے اس کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ اس کی توبہ تو صرف اس لئے ہوتی ہے کہ اس کے جسم میں گناہ کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوتی اس طرح کی توبہ کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ہے، اس لئے کہ اس سے دل میں صلاح و زندگی میں استقامت کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی اس لئے بھی کہ وہ اضطراری توبہ ہوتی ہے اختیاری نہیں، اس کی حیثیت مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد کی توبہ جیسی ہے اور قیامت کے دن اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نظروں سے دیکھ لینے کے بعد والی توبہ جیسی ہے۔

لہذا ایک مؤمن کو جہاں تک ہوسکے توبہ میں جلدی کرنی چاہئے۔ اور موت کا پیغام آنے اور زندگی کی امید منقطع ہونے سے پہلے توبہ کر لینی چاہئے ورنہ پھر توبہ سے کوئی فائدہ نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

توبہ میں تاخیر کرنا ایسا گناہ ہے جس سے توبہ کرنا ضروری ہے

بندہ جب کوئی گناہ کر بیٹھے اور اس کے دل میں توبہ کا خیال آئے تو اسے چاہئے کہ فوراً توبہ کر لے، اس میں دیر نہ کرے، اسے آج کل پر نہ ٹالے، امیدوں کا سہارا نہ لے، اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے دن کب پورے جائیں اس کی سانس کب اکھڑ جائے، قرآن مجید نے گناہ کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کرنے کی دعوت دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

إِنَّما التَّوْبَةُ على الله للذين يَعْمَلُون السُّوء بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُون مِن قريبٍ فأولئك يَتُوبُ اللّٰه عليهم وكان الله عليمًا حكيمًا (النساء. ۱۷)

اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

اس طرح کی توبہ کا قبول ہونا ان لوگوں کا حق ہے جو نادانی میں گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر بہت جلد توبہ کرتے ہیں، یہ وہ حق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے، محض اپنی رحمت و فضل و کرم سے۔

لہٰذا گناہ سے توبہ کرنے میں جلدی کرنا ایک ایسا فریضہ ہے جسے فوراً ادا کرنا واجب ہے، اس میں تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور اگر اس میں تاخیر کرے تو اس تاخیر پر بھی توبہ ضروری ہے، یعنی توبہ کرنے میں تاخیر کرنا ایسا گناہ ہے جس سے توبہ ضروری ہے۔

توبہ کے شرائط

توبہ بہت بڑی نیکی ہے، اس لئے کہ بندہ اور رب کے درمیان جو چیزیں (گناہ) حائل ہو جاتی ہیں توبہ ان کو زائل کر دیتی ہے، حائل ہونے والی یہ چیزیں انسانی نفس کے اندر خواہشات و حماقتوں کی شکل میں موجود ہوتی ہیں، لہٰذا توبہ نفس کو امیدوں سے بھر دیتی ہے اور دل کو سرچشمۂ نور کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

توبہ اس وقت تک صحیح اور مقبول نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں وہ شرائط موجود نہ ہوں جو توبہ کرنے والے کی توبہ کو سچ کر دکھلائے۔ یہ شرائط

Www.IslamicBooks.Website

حسب ذیل ہیں۔

۱۔ توبہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کسی عمل کو اسی وقت قبول فرماتا ہے جب وہ خالص اسی کے لئے ہو، اور اس سے اس کی رضا چاہی گئی ہو، اسکے حکم کے موافق اور اس کے انبیاء کی اتباع میں ہو۔لہٰذا ہر عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے اور صحیح بھی ہونا چاہئے یعنی سنت کے موافق، اس لئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عمل صحیح ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے خالص نہیں ہوتا، لہٰذا وہ غیر مقبول ہوتا ہے اور کبھی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے لیکن صحیح (سنت کے موافق) نہیں ہوتا لہٰذا وہ بھی غیر مقبول ہے، اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعاء کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ عَمَلِي كُلَّهُ صالحًا واجْعَلْهُ لِوَجْهِكَ خالِصًا ولاتَجْعَلْ لأحِدٍ فِيه شيْئًا

اے اللہ میرے تمام عمل کو نیک وصالح بنادے، اور اسے خالص تیرے لئے بنادے اور اس میں سے کچھ بھی کسی اور کے لئے نہ بنا۔

لہٰذا توبہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی تعظیم اور اس کی امید اس کے ثواب کا لالچ اس کے عقاب کا خوف ہونے چاہئیں تاکہ کسی مخلوق کی چاپلوسی، یا اس دنیائے دوں کا کوئی عارضی مال ومتاع اس سے مقصود نہ ہو۔

۲۔ گناہوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا

چونکہ معصیت کی لذت میں مشغول شخص بہت کم ہی اپنے عمل کو اللہ کے لئے خالص کرپاتا ہے، لہٰذا ایک توبہ کرنے والا اس بات کی کوشش میں لگارہتا ہے کہ اپنے دل سے برائی کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکے، تاکہ دل پاک وصاف

Www.IslamicBooks.Website

اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو جائے۔ اس سے اچھے اعمال صادر ہوں اور نیک نیت سے صادر ہوں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہوں، اگر معصیت کسی حرام کام کے ارتکاب میں ہو تو فوراً اس سے باز آجائے، اور کسی واجب کے ترک کی وجہ سے ہو تو فوراً اسے بجالائے اور اگر اس کی قضا ممکن ہے، اور وہ مخلوق کے حقوق سے متعلق ہے تو فوراً اس سے چھٹکارا حاصل کرلے، اور اس کو اس کے حقدار تک پہنچادے۔ یا اس سے حلال کروالے۔

۳۔ اپنے پچھلے گناہوں پر ندامت کرنا

لہٰذا تائب کو فی الفور گناہ سے باز آجانا چاہئے اور مستقبل میں اس گناہ کی طرف نہ لوٹنے کا عزم مصمم کرلینا چاہئے، لہٰذا توبہ اس وقت تک صحیح نہیں ہو گی جب تک کہ تائب اپنے کئے پر نادم شرمندہ اور غمگین نہ ہو، یعنی ایسی ندامت ہو کہ اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی وانکساری اور انابت ورجوع کا پتلا بن جائے۔

۴۔ ”دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ“

لہٰذا گناہ سے توبہ کے وقت دل میں یہ ٹھان لے کہ آئندہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ اور پچھلے گناہوں کی تلافی کرے اور اصلاح اور ہمیشہ اطاعت کرنے اور مرتے دم تک معصیت سے بچنے کی نیت کرلے، اور اس بات کا پختہ ارادہ کرلے کہ تمام احکامات کو بجالائے گا اور ممنوعات سے اجتناب برتے گا۔ اور تادم حیات اس کی پابندی کرے گا۔

۵۔ معصیت پر اصرار نہ ہو۔

اصرار کا مطلب ہے گناہ کی خواہش کو دل میں جمانا، اور شریعت کی مخالفت

Www.IslamicBooks.Website

پر برقرار رہنا، دوبارہ ارتکاب گناہ کا عزم رکھنا اس لئے کہ اصرار کے ساتھ توبہ جھوٹوں کی توبہ ہے، جو لوگ گناہ کو وقتی طور پر چھوڑ دیتے ہیں اور موقع ملنے پر دوبارہ گناہ کرنے کی تاک میں رہتے ہیں اور لذت گناہ سے ان کے دل آشنا ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا حسب استطاعت گناہ کی تمنا کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے وجوب مغفرت اور دخول جنت کے لئے برائیوں پر عدم اصرار یا نفس پر ظلم نہ کرنے کو شرط قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

والذين إذا فَعَلُوا فاحِشَةً أوظَلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوااللّٰه فاسْتغفَرُوا لذُنوبِهِمْ ومَنْ يَغْفِرُالذُّنوبَ إلا اللّٰه ۦ وَلَمْ يُصِرُّوا على ما فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُون أُولئكَ جزاؤهم مغفِرَةٌ مِنْ ربِّهِمْ وجنَّاتٌ تجْري من تحتها الانهار خالدين فيها ونِعْم أَجْرُ العامِلين

(سورۃ آل عمران ۱۳۵،۱۳۹)

اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے، اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے، ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ بسے رہیں گے، اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔

۶۔ عمل صالح کے ذریعہ توبہ

توبہ جس طرح دل وزبان سے ہوتی ہے اسی طرح عمل صالح (نیک کام) سے بھی ہوتی ہے، اس لئے کہ عمل صالح دل کے ارادے کا ترجمان ہوتا ہے، اور عمل صالح معصیت و گناہ سے پرہیز کے لئے بہترین ذریعہ اور

Www.IslamicBooks.Website

عوض ثابت ہوتا ہے، لہٰذا ایک توبہ کرنے والا شخص لہو ولعب اور معصیت میں ضائع عمر کی تلافی نیک عمل اور اپنے طاعت و عبادت سے کرتا ہے، تاکہ گناہوں کے اثرات اس سے دھل جائیں، لہٰذا اگر وہ توبہ کرتا ہے اور معصیت سے اجتناب برتاہے لیکن نیک اعمال سے اس کی تلافی نہیں کرتا تو اس کی صلاح وفلاح کی امید کم ہوتی ہے، لہٰذا توبہ کرنے والے کو چاہئے کہ فرائض کی ادائیگی میں پابندی کرے، اور ستّر سے اوپر جو ایمان کے اجزاء ہیں حسب استطاعت ان کی پابندی کرے۔

۷۔ توبہ کرنے والا برابر توبہ کرتا رہے

اور کوئی ایسا عمل نہ کرے جو توبہ کے مخالف و منافی ہو، اس لئے کہ توبہ کی صحت اس کی تکمیل اور اس کے مفید ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ توبہ میں مسلسل پابندی کی جائے۔

۸۔ قبولیت کے وقت کے اندر توبہ کی جائے

توبہ کے شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ قبولیت توبہ کے وقت ہی میں توبہ کی جائے، یعنی جانکنی کے وقت سے پہلے، مغرب سے طلوع آفتاب سے پہلے۔

مذکورہ باتوں سے واضح ہوا کہ توبہ ایک مکمل عمل ہے، لہٰذا اگر اس کی ایک خصوصیت مفقود ہوگی تو اس کے تمام خصائص ختم ہوجائیں گے۔ ٹھیک مرکب دوا کی طرح کہ اگر اس کا ایک جزء مفقود ہوجائے تو سارے خواص ختم ہوجاتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی توبہ کی ایک شرط کی پابندی کرے اور دوسرے شرائط میں غفلت برتے تو اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہ ہوگا، یہاں تک کہ تمام شرائط کے ساتھ توبہ نہ کی جائے۔ واللہ المستعان

Www.IslamicBooks.Website

توبہ کا وقت اور اس کی انتہاء

توبہ وہ مقام ہے جو ابتداء سے لیکر آخری عمر تک بندہ کے ساتھ رہتا ہے عام لوگ توبہ کے ہمیشہ محتاج رہتے ہیں، لہٰذا تمام مخلوق کو چاہئے کہ توبہ کرے اور برابر توبہ کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (النور ٣١)

اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور اگر مطلق ہو تو اس کا حکم وجوب کا ہوتا ہے، لہٰذا تمام عمر اس پر توبہ مطلق طور پر واجب ہے، توبہ کا وقت پوری عمر ہے توبہ ہر مؤمن کی غرض وغایت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے افضل الانبیاء ﷺ اور انبیاء کے بعد سب سے افضل مخلوق سے فرمایا۔

لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَؤُفٌ رَحِيمٌ (التوبة ١١٧)

بے شک اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے، مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے، پھر اللہ نے ان پر مہربانی فرمائی بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے۔

بندہ ہر وقت و ہر آن توبہ و استغفار کا محتاج ہے، جب خود رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا تھا کہ اپنے اعمال کا اختتام توبہ و استغفار سے کریں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

إذا جاء نصُر اللّٰه والفَتْح ورأيت الناس يَدْخُلون في دين اللّٰه افْواجًا ، فسبِّحْ بحَمْدِ ربِّك واسْتغْفِرْهُ إنَّهُ كان توّابًا (النصر)	جب اللہ کی مدد آپہونچی اور فتح (حاصل ہو گئی) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو، اور اس سے مغفرت مانگو بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔

تو نبی ﷺ کو جب یہ حکم ہے تو دوسرے لوگ اس کے اور زیادہ محتاج ہیں لہٰذا ہر شخص کو پوری ہمت و عزم کے ساتھ اس میں لگ جانا چاہئے اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہئے۔ اور مرتے دم تک توبہ کرتے رہنا چاہئے۔

کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے گناہ اور برائی نہ کی ہو، ہر آدم کا بیٹا خطا کار ہے، بے شک ابلیس نے اللہ تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم کھا رکھی ہے کہ جب تک انسان کے جسم میں جان ہے وہ اسے گمراہ کرتا رہے گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس کو جب زمین میں اتارا گیا تو اس نے کہا، تیری عزت کی قسم میں برابر انسان کے پیچھے لگا رہوں گا جب تک کہ اس کے جسم میں جان ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فبعزتی لاأحجب التوبة عن ابن آدم مالم تغرغر نفسه	میری عزت کی قسم میں بنی آدم کے لئے اس وقت تک توبہ کا دروازہ بند نہیں کرونگا جب تک اس کی جان نہ نکلنے لگے۔

لہٰذا توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے بھٹکنے والے اس کی پناہ لیتے ہیں اور ضلالت

Www.IslamicBooks.Website

وگمراہی کی بھول بھلیوں سے راہ راست پر آتے ہیں، اور باقی ماندہ زندگی میں نیک عمل کرتے ہیں، اور اس دن سے پہلے ہی توبہ واستغفار کرتے ہیں جس دن کسی کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوتا اگر وہ پہلے سے صاحب ایمان نہ ہو، اور اپنے ایمان سے نیک عمل نہ کیا ہو،

ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إنَّ اللهِ عزَّوجلَّ. ليقبل توبة العبد مالم يغرغر. اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک کہ جانکنی کا غرغرہ نہ آجائے۔

اور ابن ھبیرہ کہتے ہیں۔ مؤمن نفس اگر اپنے ایمان سے اس وقت تک کوئی نیکی نہ کمائے جب کہ آفتاب مغرب سے نہ طلوع ہو جائے تو اس کی کمائی اسے فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

توبہ کا وقت اس وقت شروع ہو جاتا ہے جب دل جلال ربانی اور عظمت الٰہی کو محسوس کرنے لگے۔ اس وقت بندہ اپنی توبہ کا اعلان کرتا ہے، اس کے صراط مستقیم جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نصب کیا ہے اور جو بندہ کو رضاء الٰہی کی طرف لے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس راستہ پر چلنے کا حکم کچھ اس طرح دیا ہے۔

وأَنَّ هَذَا صِراطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ولاتَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (الانعام ١٥٤) اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے، تو تم اسی پر چلنا، اور رستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے راستہ سے الگ ہو جاؤ گے۔

Www.IslamicBooks.Website

لہٰذا مرض یا موت سامنے آنے سے پہلے ہی وہ توبہ کرتا ہے اور اپنی توبہ سے دل میں تقویٰ اور زندگی میں بہتری لاتا ہے اس وقت امید حیات باقی رہتی ہے، ندامت و شرمندگی کا احساس صحیح ہوتا ہے۔ برائیوں سے باز رہنے کا شعور و عزم صحیح ہوتا ہے اس آیت کریمہ کا یہی مقصود و مطلوب ہے آیت کریمہ ہے۔

إِنَّما التَّوْبَةُ على اللّٰه للذين يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قريب فأُوْلٰئِكَ يَتُوبُ اللّٰه عَلَيْهِمْ و كانَ اللّٰه عَلِيماً حَكِيماً (النساء ۱۷)

اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ مہربانی کرتا ہے، اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

یعنی جو لوگ بربناء جہالت و نادانی سے گناہوں کا ارتکاب کر ڈالتے ہیں اور ہدایت کا راستہ بھول جاتے ہیں چاہے اس نادانی کی مدت لمبی ہو یا مختصر، اور جہالت کی یہ مدت موت کے قریب تک نہیں پہنچتی ہے۔ اس لئے کہ روح جب جسم سے پرواز کر جاتی ہے نہ اس کی نیت ہی باقی رہتی ہے نہ ارادہ ہی صحیح ہوتا ہے گرچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہوتی ہے۔ اس کا عفو عام ہوتا ہے اور توبہ کرنے والے کی توبہ کو وہ محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرماتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے توبہ کا دروازہ بند فرمادیتا ہے جو برائی کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب موت کا فرشتہ آجاتا ہے تو کہتا ہے اب میں توبہ کرتا ہوں، لہٰذا اس طرح کے لوگ تائبین (توبہ کرنے والوں) کے زمرہ میں نہیں آتے۔ اس لئے یہ معاصی میں مبتلا رہتے ہیں

Www.IslamicBooks.Website

گمراہی میں پھنسے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب موت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے اور زندگی سے ناامید ہو جاتا ہے تو توبہ کرنے کی خواہش کرتا ہے جبکہ گناہ اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے اور نجات کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں لہٰذا ایسے موقع پر توبہ کا کیا معنی؟ لہٰذا معصیت کے ارتکاب لغو، اور واجبات و فرائض سے غفلت میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا کسی حال میں جائز نہیں۔

حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إنَّ مِنْ قبلِ مغرب الشمس باباً مفتوحاً، عرضه سبعون سنة فلايزال ذلك الباب مفتوحاً للتوبة حتى تطلع الشمس من نحوه، فاذا طلعت من نحوه لم ينفع نفساً ايمانها لم تكن آمنت من قبلُ أو كسبت في ايمانها خيراً (ابن ماجه)

بیشک جانب مغرب ایک کھلا ہوا پھاٹک ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ دروازہ توبہ کے لئے برابر کھلا رہے گا یہاں تک کہ آفتاب ادھر ہی سے طلوع ہو جائے لہٰذا جب آفتاب ادھر سے طلوع ہو گا تو کسی شخص کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا اگر وہ پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان سے نیکی نہیں کمائی تھی)

اور ایک روایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إنَّ الله عزَّوجلَّ. ليقبل توبة العبد مالم يغرغر.

بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک کہ اس کو جانکنی کے وقت غرغرہ نہ آجائے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور ابن ھبیرہ کہتے ہیں

النفس المؤمنة إن لم تكسب في إيمانها خيراً حتى طلعت الشمس من مغربها لم ينفعها ماتكسبه.

اگر مؤمن نفس اس وقت تک کوئی بھلائی اپنے ایمان سے نہ کمائے یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو جائے تو اس کی کمائی سے فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

لہٰذا وقت نکلنے سے پہلے توبہ کی طرف جلدی کرو، گناہگار کے یہ کہنے سے پہلے گناہوں سے بچو۔

رَبِّ ارْجِعَونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صالحاً فيما تَرَكْت كَلاَّ إِنَّها كِلمَةٌ هُوقَائِلُهَا وِمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إلى يَوْمِ يُبْعَثُونَ. (مومنون ۹۹.۱۰۰)

اے پروردگار! مجھے پھر (دنیا میں) واپس بھیج دے تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں، ہر گز نہیں یہ ایک ایسی بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہوگا۔ (اور اس کے ساتھ) عمل نہیں ہوگا۔ اور ان کے پیچھے برزخ ہے (جہاں وہ رہیں گے) اس دن تک کہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے۔

(اللهم وفقنا للتوبة والاستعداد لموت ومایاتی بعده آمین)

تمام گناہوں سے توبہ کا امکان

لہٰذا جو شخص اپنے نفس کی حقیقت اور اس کی جبلت و فطرت کو پہچان

Www.IslamicBooks.Website

لے گا اسے اس بات کا پورا یقین ہو جائے گا کہ اس کا نفس ہی اس کی ہر برائی کا سر چشمہ اور ہر خرابی کی جڑ ہے وہی اس کو ہلاکت وتباہی کے گڑھوں میں گراتا ہے اور برائی وخسارے کے دہانوں میں ڈھکیلتا ہے۔

مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی یہ سنت وقانون جاری وساری ہے کہ جو اس کے راستہ پر چلے گا اس کے دین کی اتباع کرے گا۔ وہ کامیاب، کامران ہو گا۔ سیادت وقیادت اس کے ہاتھ میں آئے گی اور جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑے گا اس کے راستہ سے اجتناب برتے گا اس کی شریعت سے منہ موڑ لے گا شیطان کے راستہ پر چلے گا وہ اپنے عمل کو غارت کرے گا۔ ہلاک ہو گا، دور تک بھٹک جائے گا، یہی وجہ ہے کہ شرک عظیم ترین اور قبیح ترین گناہ ہے، اس کے مرتکب کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ راندۂ درگاہ ہے رحمت الٰہی سے بہت دور ہے اس پر جنت حرام ہے، جہنم اس کا ٹھکانا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (المائدة: ۷۲)

(اور جان رکھو کہ) جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر بہشت کو حرام کردے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اس کے باوجود اس کے لئے توبہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ.. الآية (الانفال: ۳۸)

(اور پیغمبر) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا۔

توبہ کا دروازہ ہمہ وقت کھلا ہے اس میں وہی داخل ہوتا ہے جس کا ضمیر

Www.IslamicBooks.Website

جاگ اٹھتا ہے اور جو اللہ کی پناہ میں آنا چاہتا ہے اور در در بھٹکنے اور گمراہی کی بھول بھلیوں میں گم ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے پر آنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کی خواہش اس کے اندر انگڑائی لیتی ہے۔

شرک سے کمتر گناہ دو طرح کے ہوتے ہیں

قسم اول:- وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ کے حق سے متعلق ہوتے ہیں۔

قسم دوم:- وہ گناہ جو بندوں کے حقوق سے متعلق ہوتے ہیں۔

پھر قسم اول کی دو قسمیں ہیں:

پہلا:- گناہ کسی واجب کو چھوڑنے کا ہو جس کی تلافی ممکن ہو، جیسے نمازیں، روزہ، حج، لہٰذا اس طرح کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ توبہ بھی ضروری ہے جب بھی اس پر قادر ہو، اور بعض گناہوں میں تو کفارہ کے ساتھ توبہ لازم ہے جیسے قسمیں کھا کر توڑ دینا، اور ظہار کرنا وغیرہ۔

ثانی:- جہالت اور اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت نہ ہونے کی وجہ سے گناہ ہوا ہو، حلال و حرام کی تمیز میں گناہ ہوا ہو، اس طرح کے گناہ میں صرف توبہ کافی ہے اور اسطرح کے گناہ میں کفر لازم آتا ہو تو شہادتین کا دوبارہ اقرار ضروری ہے۔ اور ان چیزوں کا اثبات کرنا ضروری ہے جن کا انکار کر چکا ہے۔ جبکہ ان کا اثبات ضروری تھا۔ اس طرح اس کے بر عکس اور اگر جہالت اور لاپرواہی و اعراض کی وجہ سے گناہ سرزد ہوا ہو تو حصول علم ضروری ہے، لہٰذا دین کی صحیح معلومات حاصل کرنا چاہئے جن کے ذریعہ گناہوں سے بچا جا سکے۔

Www.IslamicBooks.Website

قسم ثانی:- یعنی وہ گناہ جو حقوق العباد سے متعلق ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

اول:- وہ حقوق جن کی تلافی ان کے مثل سے ہو جاتی ہے، جیسے مال و زخم، اور تلف شدہ یا چوری و غصب شدہ چیزوں کی قیمت وغیرہ۔ اس طرح کے حقوق کو صاحب حق تک پہنچادینا ضروری ہے۔ اور اگر وہ چیز موجود نہ ہو تو اس جیسی چیز واپس کردے، اس لئے کہ یہ محض اس کا حق ہے۔ لہٰذا حق و صاحب حق تک پہنچادینا ضروری ہے۔

اور اگر صاحب حق کا پتہ نہ چلے تو اس کی طرف سے صدقہ کردے، اور قصاص والوں کو قصاص لینے کا پورا موقع دینا بھی ضروری ہے۔ اور اگر مظلوم لوگوں کے حقوق ان تک پہنچائے جائیں اور توبہ پر اکتفا کرے اور ندامت کا اظہار کرے اور دوبارہ ایسا جرم نہ کرے کا عزم کرے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان توبہ صحیح ہے لیکن مظلوم آدمی کا حق اس کے ذمہ باقی رہیگا جس کا مطالبہ فی الفور کرنا صحیح ہوگا۔ اور اگر تنگی کی وجہ سے اس کا حق نہ ادا کرسکے تو اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کی امید رکھے اور اس کے فضل و کرم کو پیش نظر رکھے، کہ وہ کتنے گناہوں کو معاف کردیتا ہے، اور برائیوں کو اچھائیوں میں بدل دیتا ہے۔

دوسری قسم:- وہ حقوق جن کی تلافی اپنے مثل سے نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی سزاء دوسری چیز ہوتی ہے جیسے قذف کہ اس کی سزا کوڑے میں اور زنا اس کی سزا رجم یا کوڑے میں، اور جہاں تک غیبت، چغلخوری، وغیرہ کا تعلق ہے تو ان کے مرتکب گناہگار ہیں، عذاب کے مستحق ہیں، اگر اس طرح کے گناہ کرنے والے صاحب حق سے معاف نہ کرالے۔ اور یہ گناہ بندہ اور اللہ کے

Www.IslamicBooks.Website

درمیان پوشیدہ ہو اور اس کا علم کسی شخص کو نہ ہو تو اس کی توبہ اس پر ندامت اور اس سے باز رہ کر ہو سکتی ہے۔ اس طرح ایسے شخص کے لئے جس کی غیبت کیا ہے بہت زیادہ استغفار کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو جھٹلانا چاہئے، اور اگر کسی عورت کے ساتھ زنا کرلیا ہے تو اس کے ساتھ بہت زیادہ احسان کرنا چاہئے لہٰذا اس کے لئے دعاء اور استغفار کرنا چاہئے۔ اور برائی کی جگہ پر اسکی بھلائی کو بیان کرنا چاہئے۔ اور جس کے حق میں قذف کا ارتکاب کیا ہے اس کی عفت و پاکدامنی کا تذکرہ کرنا چاہئے اور اس کے لئے استغفار کرنا چاہئے۔

وہ گناہ جن سے توبہ واجب ہے

مذہب اسلام عام اصلاح کے لئے سب سے پہلے انسانی نفس کی پاکی پر زور دیتا ہے، اس کے اندرونی خفیہ جذبات کا جائزہ لینے اور اس کے جوہری عناصر میں صلاح و فلاح کا بیج بونے کے لئے بڑی محنت اور جدوجہد صرف کرتا ہے۔ انسان کے اندرونی و بیرونی وجود میں بہت سارے اچھے برے عوامل واسباب مسلط ہوتے ہیں پھر نفس امارۃ بالسوٓ (برائیوں کا حکم دینے والا) ہے اور شیطان انسان کے ہر موڑ پر گھات لگائے بیٹھا رہتا ہے، اور اس کو فلاح وسعادت کی راہوں سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

اور چونکہ انسان کی ترکیب میں بہت سارے غرائز، جذبات و شہوات موجود ہیں لہٰذا وہ اکثر توازن کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے، اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے، اور گناہوں کی وادیوں میں پڑجاتا ہے، پھر طبعی خواہشات، نفسانی ارادوں، اور مختلف طرح کی شہوتوں کی اصل یا تو جہالت ہے جو اپنے

Www.IslamicBooks.Website

تمام آثار واثرات کے ساتھ وار کرتی ہے یا پھر اس کو ان چیزوں کا علم ہوتا ہے لیکن اس میں کمزوری وعاجزی ہوتی ہے کہ ان برائیوں کو اپنے دل سے ختم نہیں کرپاتا۔ لہٰذا نفس کی زنگ کو چھڑانے اس کو گندگیوں سے دھونے اور اسے صاف شفاف کرنے کے لئے توبہ اور اطاعت کے سایہ اور اطاعت واستسلام کی پناہ سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (آل عمران ۱۰۱) اور جس نے اللہ (کی ہدایت کی اسی) کو پکڑ لیا وہ سیدھے رستے لگ گیا۔

اور بندہ اس وقت تک تائب نہیں ہوتا جب تک کہ ہر طرح کے محرمات (حرام چیزوں) اور تمام گناہوں سے نجات نہ حاصل کرلے۔ اور ہر طرح کے گناہ کے ارتکاب سے محفوظ ومامون نہ ہوجائے، ان گناہوں اور معصیتوں میں سے سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

شرک کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ کسی غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر بنائے۔ اور اس سے اتنی اور ویسے ہی محبت کرنے لگے جیسی کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جاتی ہے، لہٰذا اس سے دعاء مانگے اس کو پکارے، اس سے مدد طلب کرے، شرک جیسے عظیم گناہ کو بخشوانے کے لئے صرف توبہ اور توحید خالص ایک ذریعہ ہے۔ چاہے یہ شرک اکبر، ہو یا شرک اصغر، شرک اصغر کی مثال، جیسے معمولی ریاکاری، مخلوق کے لئے تصنع وبناوٹ غیر اللہ کی قسم، جیسے کسی شخص کا کسی شخص سے کہنا کہ میرے لئے تو اللہ اور تیرے علاوہ کوئی نہیں، میں نے اللہ اور

Www.IslamicBooks.Website

تم پر بھروسہ کیا، لہٰذا ایک تائب کو (اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی توحید کو خالص کرلینی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے مشرکوں سے عداوت مول لینی چاہئے۔ اور شرکوں کی ناراضگی سے اللہ کا تقرب حاصل کرنا چاہئے۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کو ولی،الہ معبود، ناصر، وکیل، حافظ اور مددگار بنانا چاہئے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے نیت خالص کرلینی چاہئے اس کے حکم کی اتباع کرنی چاہئے اس کے نواہی و ممنوعات سے اجتناب کرنا چاہئے اسکی رضاء کا خواہش مند ہونا چاہئے۔

۲۔ کفر

کفر ایک بہت بڑا گناہ اور عظیم ترین جرم ہے کفر کی وجہ سے تمام اعمال حبط (ضائع) ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا مرتکب ہمیشہ ہمیش کے لئے دردناک عذاب اور بھیانک سزا میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ کفر کے تمام انواع واقسام و دوسری جگہ پر مفصل طریقہ سے بیان ہو چکا ہے، اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہر اس کافر کے لئے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے جو اپنے کفر وعناد سے باز آنا چاہتا ہے اور دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ للذين كفرو إن يَنْتَهُوا يُغْفَرْلَهُمْ ماقَدْ سَلَف وإنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الأولين (الانفال ۳۸)

(اے پیغمبر) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آجائیں توجو ہو چکا وہ انہیں معاف کردیا جائے گا اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو طریق جاری ہو چکا ہے) (وہی ان کے حق میں برتا جائیگا۔

Www.IslamicBooks.Website

۳۔ نفاق

نفاق ایک مزمن واندرونی بیماری ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی نفاق سے بھرا رہتا ہے لیکن خود اس کو اس کا شعور نہیں ہوتا، یہ ایسی بیماری ہے جو لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ رہتی ہے، اور اکثر وبیشتر خود منافق شخص سے پوشیدہ رہتی ہے، لہٰذا وہ اپنے آپ کو مُصلح سمجھتا ہے جبکہ حقیقت میں وہ مفسد ہوتا ہے، یہ ایسی پوشیدہ بیماری ہے کہ اگر وہ کسی شخص کو لگ جائے اور وہ توبہ کے ذریعہ اس کا ازالہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے وہ قلب سلیم کے ساتھ نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قولی و عملی نفاق سے محفوظ رکھے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إنَّ المنافقين في الدَّرْكِ الأسْفَلِ مِن النَّارِولَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً (النساء ١٤٥) کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور تم ان کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے۔

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اس کی پناہ میں آنے والوں کے لئے کبھی تنگ نہیں ہوتی، اور اس کا فضل وکرم عام ہے ہر توبہ کرنے کے لئے یہ فیض عام ہے، لہٰذا جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی انابت اختیار کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا چاہتا ہے، نفاق اور منافقین سے براءت چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ اس آیت کریمہ پر عمل کرے۔ آیت کریمہ ہے۔

إلاَّ الذين تَابُوا وأَصْلَحُوا واعْتَصمُوا بالله وأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لله فأُوُلئِكَ مَعَ ہاں جنہوں نے توبہ کی، اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑا، اور خاص اللہ کے فرمانبردار ہو گئے

Www.IslamicBooks.Website

المُؤمِنين وَسَوْفَ يُؤتِ اللّٰه المؤمِنين أَجْراً عَظِيماً (النساء ١٤٥) تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہوں گے، اور اللہ عنقریب مؤمنوں کو بڑا ثواب دے گا۔

لہٰذا منافق کی توبہ کے لئے یہ شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے، اور اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر لے، اور ریاکاری کی آلائش سے اس کو پاک کرے، یہ سب کرنے کے بعد وہ مؤمنوں کی صف میں داخل ہو سکتا ہے۔

وَسَوْفَ يُؤتي اللّٰه المُؤمنين أَجْراً عَظِيماً اور اللہ عنقریب مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔

۴۔ فسق سے توبہ

ہر طرح کے فسق و فجور سے توبہ واجب ہے، چاہے وہ عملی فسق ہو جس میں معصیت یا ارتکاب منہیات یا اللہ کے حکم کی نافرمانی ہوتی ہے، یا اعتقادی فسق، جیسے کہ اہل بدعات و خرافات کی فسق وغیرہ۔ پھر دل میں تقویٰ پیدا کر لینے سے توبہ صحیح ہو جاتی ہے بایں طور پر کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے اللہ تعالیٰ کے نور ہدایت سے رہنمائی حاصل کر لے اسکی رحمت کی امید اور اس کے عقاب کے خوف سے اور معصیت کو چھوڑ دے اور کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھام لے۔ اور نفسانی خواہشات و جذبات سے مغلوب نہ ہو بلکہ طاعت اور خوف الٰہی سے نفس کو قابو میں رکھے۔

۵۔ بدعت سے توبہ

بدعت کہتے ہیں ہر اس خودساختہ طریقہ کو جو کتاب وسنت کے مطابق نہ

Www.IslamicBooks.Website

ہو اور نہ ہی کتاب و سنت سے مستنبط ہو۔

(مبتدع) بدعتی کی توبہ

ایک بدعتی کی توبہ اس وقت مکمل ہو گی جب وہ یہ معلوم کرلے کہ وہ جس عقیدہ یا عمل پر قائم ہے وہ بدعت ہے، پھر اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور اس سے باز آجائے۔ اور سابقہ اعتقاد و عمل کے برخلاف صحیح عقیدہ و عمل کو اپنائے۔ اور اگر اس کا برا عمل اسے بھلا معلوم ہو اور اس کو وہ اچھا سمجھتا رہے تو جب تک اس کا یہ عقیدہ رہے گا اس کی توبہ مکمل نہ ہو گی بدعت سے توبہ ہر حال میں ممکن ہے جب بھی اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے، اور حق کے لئے اس کا سینہ کھول دے اور شریعت کے احکام اور دین کے اصول و قواعد کی رہنمائی مل جائے یہاں تک کہ حق اس پر واضح ہو جائے اور اس پر اس کو استقامت حاصل ہو جائے تو اس کی توبہ قبول ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَايُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتاً وإِذًا لَآتَيْنَاهُم مِن لَّدُنَّا أَجْراً عَظِيماً وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطاً مُسْتَقِيماً (النساء ٦٦.٦٧.٦٨)

اور اگر یہ اس نصیحت پر کاربند ہوتے جو ان کو کی جاتی ہے، تو ان کے حق میں بہتر اور (دین میں) زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ اور ہم ان کو اپنے یہاں سے اجر عظیم بھی عطا فرماتے اور سیدھا رستہ بھی دکھاتے۔

٦۔ زنا اور قذف سے توبہ

زنا اور قذف سے توبہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدق دل سے توبہ کرے، توبہ کے ساتھ لڑکی اور لڑکی والے کے ساتھ احسان کرے، ان کے

Www.IslamicBooks.Website

لئے دعاء و استغفار کرے ان کی طرف سے صدقہ کرے اور اسی طرح کے دیگر نیک اعمال کرے جن سے ان کے ایذاء میں تخفیف ہو، اسی طرح اپنی بہتان تراشی پر نادم ہو اور جس پر بہتان لگایا ہے اس کے ساتھ احسان کرے، اس کے لئے استغفار کر لے اور جس پر تہمت لگائی اس کی تعریف و توصیف کرے۔

۷۔ سود سے توبہ

سود سے توبہ یوں ہو گی کہ اصل مال واپس لے لے، اور سود کے نفع کو واپس کر دے اگر نفع لے چکا ہے اور سودی معاملات کو کلی طور پر ختم کر دے۔

۸۔ ظلم سے توبہ

ظلم کی دو قسمیں ہیں۔

اول ظلم نفس

ظلم نفس ایسا ظلم ہے جو کسی واجب کو چھوڑنے یا حرام کام کا ارتکاب کرنے سے ہوتا ہے اور توبہ و استغفار ضروری ہے کسی امر کو چھوڑنے یا نہی کا ارتکاب کرنے سے، دونوں کا شمار برائی، خطاء اور گناہ میں سے ہوتا ہے، لہٰذا اس کا تدارک یوں ہو گا کہ چھوٹے ہوئے واجبات کو ادا کیا جائے اور حرام کام سے باز رہا جائے چاہے وہ کیسا ہی ہو، اور ایمان، توحید، اور تمام فرائض جنہیں اللہ تعالیٰ نے جسم و جان پر فرض فرمایا ہے ان کو چھوڑنا بھی گناہ ہے، لہٰذا تائب کو چاہئے کہ حقیقت توحید و ایمان کی طرف لوٹ آئے ان فرائض کو ادا کرے جو ان سے چھوٹ گئے ہیں چاہے وہ نماز ہوں یا روزہ، حج ہو یا زکوٰۃ یا دیگر فرائض۔

Www.IslamicBooks.Website

چونکہ انسان کا ہر عمل یا تو اس کے لئے ہوتا ہے یا اس کے خلاف، لہٰذا اپنے خلاف پڑنے والے عمل سے استغفار ضروری ہے، کبھی انسان بے بنیاد و باطل غلط فہمیوں اور سوئے ظن میں مبتلا ہو جاتا ہے گرچہ اسکو زبان پر نہیں لاتا۔ لہٰذا جب اس پر واضح ہو جائے کہ اس کا گمان بدگمان ہے تو اس پر استغفار اور توبہ ضروری ہے اس لئے کہ اس طرح کے سوئے ظن و بدگمانی کو اگر زبان پر لائے یا اس کے مطابق عمل کرے تو اسے عذاب ہو سکتا ہے۔

دوم دوسرے پر ظلم

دوسرے پر ظلم ہوتا ہے یا تو خون میں، یا مال میں، یا پھر آبرو میں اس طرح کے ظلم سے سرزد ہونے پر قدرت ہونے پر صاحب حق تک حق کی ادائیگی ضروری ہے۔ اگر بطور قرض مال لیا ہے تو وہ قرض خواہ کا احسان مند ہو یہاں تک کہ قرض ادا کر دے اور اگر قرض چھوڑ کر مر جائے تو اس کی روح اس وقت تک مرہون قرض رہے گی جب تک کہ قرض ادا نہ کر دیا جائے ورنہ پھر قیامت کے دن اس کے حسنات میں سے اگر حسنات ہیں تو ادا کیئے جائیں گے۔ ورنہ پھر قرض خواہ کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، توبہ کے وقت ہر مسلمان کو اس کا پورا اہتمام کرنا چاہئے خاص طور پر حقوق العباد کی ادائیگی کا پورا التزام کرنا چاہئے۔

اور بندے پر یہ واجب ہے کہ حق کی طرف رجوع کرے حق کی تلاش و جستجو میں رہے۔ نفس کے میلانات اور خواہش کی آلودگیوں سے پاک صاف رہنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ استغفار کرتا رہے۔ ہر وقت ذکر میں مشغول رہے گناہ پر اصرار نہ کرے اور بے حیائی

Www.IslamicBooks.Website

سے گناہ پر فخر نہ کرے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرمادے گا۔ اور لغزش کو بخش دے گا۔ اور اسے اپنے متقی بندوں کے زمرے میں شامل فرمادے گا۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوااللّٰه فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلااللّٰه وَلَمْ يُصِرُوا عَلٰى مَافَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (آل عمران ۱۳۶)

اور وہ لوگ کہ جب ان سے کوئی فحش کام سرزد ہوجاتا ہے یااور کسی طریقہ سے وہ اپنے نفسوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو وہ ایسے گناہ کی وجہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کوئی مغفرت چاہے اپنے گناہوں اللہ کی جانب رجوع ہو کر اور اس پر بضد نہ ہو جو وہ کرچکا ہے جس کو وہ اچھی طرح جانتا ہے۔

دل کو گناہوں کے تعلق سے دور کرنے کے وسائل

ہر عقل مند وباہوش شخص کو چاہئے کہ گناہوں کے انجام اور معصیتوں کے عواقب سے ڈرتا رہے۔ اس لئے کہ گناہ زہر ہلاہل ہے۔ اس کے بہت برے اثرات ہیں اس کی کڑواہٹ اس کی مٹھاس سے کہیں بڑھ کر ہے لہٰذا عقل مند وہی ہے جو اپنے لئے زاد راہ تیار کرلے تاکہ آسانی سے اپنے پروردگار کے حضور پہونچ سکے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی رحم ورشتہ اور قرابت نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ برابری انصاف کے ساتھ قائم ہے عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والا ہے لہٰذا جہاں وہ غفور

Www.IslamicBooks.Website

ور حیم ہے وہیں سخت عذاب والا بھی ہے، خبر دار، خبر دار۔

دل سے گناہ کے تعلق کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چیزیں معاون ہیں

ا۔ معلوم ہو کہ گناہ اگر غفلت کی وجہ سے سرزد ہو تو اس کے علاج کا طریقہ حصول علم ہے۔ لہٰذا تائب کو چاہئے کہ ہدایت کے راستے کو اپنائے حصول علم میں لگ جائے علم کی دعوت دے اس کے مطابق عمل کرے، اور یہ اعتقاد رکھے کہ گناہ نقصان دہ ہے اس سے اجتناب برتنا واجب ہے۔ اور قرآن کریم کی دھمکیوں کو یاد کرے اور نافرمانوں کے لئے جو وعیدیں آئیں ہیں ان کو بھی یاد کریں۔ اور مختلف قوموں پر ان کے گناہوں کی وجہ سے جو عذاب آئے ہیں ان کو بھی یاد کرے۔

اور اگر گناہ خواہشات نفس کے غلبہ اور نفس کے برے میلانات کی وجہ سے ہے تو اس کا علاج صبر اور احتساب ہے اور غصہ و شہوت کی آگ کو ٹھنڈی کرنے کے لئے وضوء اور نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں، لہٰذا ایسے موقع پر وضوء کر کے نماز شروع کر دینی چاہئے اور وقت کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ میں گزارنا چاہئے اور اس کی طاعت سے اپنے نفس کا تزکیہ کرنا چاہئے۔ اور برے اخلاق سے اور بری خصلتوں سے نفس کو پاک کرنا چاہئے۔

۲۔ اللہ کی پناہ پکڑنا

جو شخص صدق دل سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہے اور تمام احوال میں اس کی طرف رجوع کرتا ہے، اللہ اس کو اپنی کفالت میں لے لیتا ہے۔ اور اس کو اپنے دائمی دو دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرماتا ہے۔ وہ دو دشمن ہیں نفس امارہ

Www.IslamicBooks.Website

اور شیطان مردود، اور اللہ تعالیٰ اسے کبھی بے یارومددگار نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے۔
وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰه فَقَدْ هُدِیَ إِلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (آل عمران. ۱۰۱) اور جس نے اللہ (کی ہدایت کی اسی) کو پکڑ لیا وہ سیدھے راستے لگ گیا۔

اور یہ کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لے اور اللہ کی رسی قرآن مجید ہے، اور اس کے احکامات پر عمل کرے، اور اس کے ہدایت حاصل کرے ہمیشہ اس کی تلاوت کرے اور واقعات سے نصیحت حاصل کرے۔

۳۔ دنیا میں ہی سزا مل جانے سے ڈرتا ہے، بسااوقات، بندہ گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم رہتا ہے اسی طرح اگر معصیت پر اصرار کرتا رہے تو فقرومرض سے ڈرتا رہتا ہے۔

۴۔ اپنے کھانے کو پاک کرے اور حرام لقمہ پیٹ کے اندر جانے نہ دے۔ حرام لقمہ کے ساتھ عبادت ویسے ہی ہے جیسے کوئی سمندر میں عمارت کھڑی کرے۔

بندہ اس بات کو یاد کرے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال کا حساب لے گا۔ لہٰذا معصیت کی فانی ووقتی لذت پر نظر رکھے اور اس کے نتیجہ میں جو دائمی سزا ملتی ہے اس کا استحضار کرے اور اپنے نفس کو معصیت سے باز رکھنے کی حتی الامکان کوشش کرے، اور اپنے ان گناہوں سے ڈرتا رہے جو کرچکا ہے اور ہر اس چیز اور جگہ سے دور رہے جو اسے اللہ تعالیٰ سے دور کردے۔

٦۔ اس بات کا استحضار رکھے کہ وہ اپنے رب سے جلد ملنے والا ہے، ہر وقت

Www.IslamicBooks.Website

اس کو اس بات کا دھڑکا لگا رہے کہ پتہ نہیں کس وقت موت کے شکنجہ میں آجائے۔ اور موت کے بعد کوئی بھی عذر قابل قبول نہیں، پھر اس دنیا کے بعد جنت یا جہنم کے علاوہ کوئی گھر نہیں، پھر قیامت کے دن اور اس دن کی ہولناکی کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ اور دردناک عذاب کو ذہن میں رکھے۔

۷۔ برے ساتھیوں سے دور رہنے کی کوشش

اس غرض کے لئے برے ہمنشیں سے دور رہنا چاہئے اور اس کی جگہ پر نیک وصالح ہمنشیں کو اختیار کرنا چاہئے جو اسے اللہ کی یاد دلائے اللہ کے راستہ پر لگائے اور علماء کرام ہر زمانہ میں گھٹاٹوپ اندھیروں کے روشن چراغ رہے ہیں لہٰذا علماء کی صحبت میں بیٹھنا چاہئے ان کے علم وارشاد سے استفادہ کرنا چاہئے اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

۸۔ شیطان کے وساوس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَإِمَّايَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (سورۃ فصلت ۳۶)

اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو، بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔

۹۔ استغفار سب سے بڑی نیکی ہے۔

لہٰذا جس شخص کو بھی یہ احساس ہو کہ اس کے قول وعمل میں نقص ہے یا وہ خواہشات سے مغلوب ہے، یا رزق وغیرہ میں کمی ہے تو اس کو توبہ و استغفار کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اس میں شفاء ہے اگر صدق واخلاص کے

Www.IslamicBooks.Website

ساتھ توبہ واستغفار کیا جائے تو ضرور اثر کرتا ہے۔

۱۰۔ زیادہ نظر دوڑانے:

زیادہ بات کرنے اور زیادہ کھانے سے پرہیز اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر جگہ وہر حال میں ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِين (ھود ۱۱۴)

کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کردیتی ہیں پر ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔

ارتکاب گناہ سے عاجز شخص کی توبہ کا حکم

جب کوئی گناہ گار گناہ کے ارتکاب سے معذور و عاجز ہو جائے یعنی اس کے اندر گناہ کرنے کی طاقت وقوت ہی نہ ہو، کیا ایسے شخص کی توبہ صحیح ہے؟ جیسے وہ چور جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا یہ، یا وہ زانی جس کا ذکر (عضو تناسل) کاٹ دیا گیا ہو، یا وہ جھوٹا گواہ جس کی زبان کاٹ دی گئی ہو، اسی طرح ہر وہ شخص جس پر کوئی حد جاری ہو جاتی ہے تو اس کی ارتکاب گناہ کی قدرت وطاقت کو ختم کردیا جاتا ہے، ایسے شخص کی توبہ بھی صحیح ہے، گناہوں کے عزم وارادہ اور قدرت ہونے پر ارتکاب سے اس کو توبہ کرنی چاہئے اور شیطان کے ایسے وساوس سے بھی کہ جن سے وہ لذت گناہ سے دل ہی دل میں محفوظ ہو، بلکہ اس کو تو اس سے نفرت کرنی چاہئے۔ اس

Www.IslamicBooks.Website

طرح کے وسوسوں کے موقع پر اگر اس کے دل میں توبہ واستغفار کا خیال آئے تو یہ اس کے لئے بہتر واچھا ہے۔

توبہ کے معاون وسائل

توبہ ہر شخص کے حق میں فرض عین ہے، اس سے کوئی شخص مستغنی نہیں، اس لئے اگر کوئی شخص جسمانی اعضاء سے ارتکاب گناہ سے معذور ہے لیکن قلبی گناہ یا دل میں گناہ کے ارادہ سے معذور نہیں اگر اس سے بھی محفوظ ہو تو شیطانی وساوس سے محفوظ نہیں جو کم سے کم انسان کو ذکر الٰہی سے روک دیتے ہیں اور اگر اس سے بھی محفوظ ہو تو غفلت اللہ کے علم کے حصول میں کمی، اس کے اسماء وصفات کی معرفت میں کمی جیسے نقائص میں تو ہر انسان گرفتار رہتا ہے، اس سب کے پیش نظر ہر انسان توبہ، استغفار کا محتاج ہے، اور ہر انسان کو صراط مستقیم کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔ لیکن وہ وسائل کیا ہیں جو انسان کو توبہ پر ابھارتے ہیں یا اس کی توبہ کے لئے ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں؟ یہ متعدد چیزیں ہیں جس کا تذکرہ یہاں کیا جارہا ہے۔

۱۔ جتنی عبادتیں اس سے چھوٹ چکی ہیں امکان بھر اس کا تدارک کرے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، اس کی رضاء کے لئے عمل کرے، اس کی عظمت وقدرت، اس کی رضاء وناراضگی کی عظمت، اس کے وعدہ ووعید کو یاد کرے، اور اس پر برابر قائم رہے۔ یہاں تک کہ اس کا دل روشن ہو جائے اور وہ اپنے اصل کی طرف لوٹ آئے جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۳۔ نفس کا محاسبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہئے اور ہر گناہ سے مرنے سے پہلے توبۃ النصوح کرلینا چاہئے اور فرائض کی ادائیگی میں جو تقصیر ہوتی ہے اس کا تدارک کرلینا چاہئے۔ اور مظالم کو اہل مظالم تک واپس کردینا چاہئے۔ اور اس سے اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہے چاہے وہ زبان سے ہو یا ہاتھ سے یا دل سے تو اس کو حلال کرالینا چاہئے۔ پھر اپنے اوپر جو ظلم کیا ہے اس کو یاد کرنا چاہئے اور اس کا پورا یقین کرلینا چاہئے کہ نفس کی اطاعت میں اس کی ہلاکت ہے قیامت کے دن، اور اس کی نافرمانی میں نجات ہے آخرت کے دن، لہٰذا پورے عزم وارادہ کے ساتھ نفس کی سرزنش کرنی چاہئے اور برابر اس کی خواہشات میں لگام لگائے اور اس کو متہم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اس کو اپنے رب کی یاد دلانا چاہئے۔ جس کی طرف اسے ایک دن ضرور جانا ہے۔

۴۔ گناہوں کے اڈوں سے اپنے آپ کو دور رکھنا بری صحبت سے بچنا، اور ساتھی و دوست جب تک بری حالتوں میں ہوں اس وقت تک ان کا مقاطعہ کرنا اور اہل خیر اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، جو غفلت کے وقت اسے یاد دلائے، اور یاد کے وقت اس کی مدد کرے، اور انحراف کے وقت اسے سیدھا کرے، اور اسے حق اور صراط مستقیم کی طرف لے جائے۔

۵۔ ظاہری اور باطنی عمل کی اصلاح کے غرض سے صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔

۶۔ معصیت پر اصرار سے دل کو پاک رکھنا، یعنی دل میں اس کا پختہ ارادہ ہو کہ خواہشات کی رو میں نہیں بہے گا۔ اگرچہ اس گناہ سے باز آچکا ہو، اور

Www.IslamicBooks.Website

دل کی پاکی ہوتی ہے، برابر نفس کو متہم ٹھہرانے اسے ڈرانے اور اس کو قرآن کی وعیدوں اور نافرمانیوں کے اخبار سے خبردار رکھنے سے اور ان لوگوں کے قصے سنانے سے جن پر گناہوں کی وجہ سے مصائب آچکے ہیں۔ اور دنیا ہی میں اس کی سزا مل جانے اور گناہوں کی وجہ سے حسّی و معنوی رزق سے محرومی کے واقعات سنے۔

۷۔ ہر گناہ کو کسی نہ کسی توبہ پر ختم کردے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس کے عفو وکرم کی امید میں گناہوں پر اصرار نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جہاں غفور ورحیم ہے وہیں اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے، لہٰذا جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہئے کہ کوئی فتنہ یا عذاب الیم نہ گھیر لے لہٰذا ایک مؤمن کو بھلائی وخیر کی طرف ہدایت کی امید رکھنی چاہئے اور دل میں احساس ہونا چاہئے کہ اس کا دل رحمٰن سبحانہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

۸۔ اور اگر سودی کاروبار میں ملوث ہو تو اپنا اصل مال واپس کرلے اور سودی منافع واپس کردے اسے نہ خود کھائے اور نہ کسی مسلمان کو کھلائے۔

۹۔ اگر گناہ بندوں کے حقوق سے متعلق ہوں مثلاً کسی کا مال ناحق طریقہ سے لے لیا ہو یا کسی سے غصب کرلیا ہو، تو اس طرح کے مال کو واپس کرنا اور قدرت ہونے پر اس ذمہ سے سبکدوش ہونا ضروری ہے۔ اور اگر قدرت نہ ہو تو اس کا عزم ہونا چاہئے کہ قدرت ہوتے ہی فوری طور پر واپس کردے گا۔ اور اگر صاحب حق کا پتہ نہ چلے تو صاحب حق کی نیت سے مسلمانوں کے عام مصالح میں خرچ کرے گا اس طرح صاحب حق کو اس کا اجر پہونچ جائے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۰۔ اور یہ کہ پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے نیک عمل کرے اور یہ نیک عمل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو، اور ہدایت کی راہ پر چلے علم سیکھے اور سکھائے اور اس کی دعوت دے۔ اور اس پر عمل کرے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم پکڑے زندگی کے ہر قول و عمل اور حرکات و سکنات میں اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے، اس کی رحمت پر بھروسہ رکھے، اور اس کے عفو و در گزر سے مایوس نہ ہو۔

توبہ سے پھیرنے والی چیزیں

نفس انسانی چونکہ جسمانی فطرت کی طرف بھاگتا ہے اور انسان کو جسمانی لذت و خواہشات پر ابھارتا ہے اور معاصی دل کو کمزور کر دیتے ہیں خیر و بھلائی کے ارادہ سے لہٰذا اس میں معصیت کا ارادہ پختہ ہو جاتا ہے۔ اور توبہ کا ارادہ آہستہ آہستہ کمزور پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ خیر کے ارادہ سے بالکلیہ باہر نکل جاتا ہے اور معاصی دوسری طرح کے معاصی کا بیج بوتے ہیں اور اس کا درخت برگ و بار لاتا رہتا ہے اس کی چند وجوہات ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ یہاں کیا جا رہا ہے۔

۱۔ رحمت الٰہی کی وسعت اور اس کے عفو و کرم کا اعتقاد یہاں تک کہ بعض گناہ کے مرتکب حضرات سے جب ناصحانہ انداز میں بات کی جاتی ہے یا ارتکاب گناہ سے ان کو منع کیا جاتا ہے تو بے ساختہ بول اٹھتے ہیں کہ اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے وہ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ

Www.IslamicBooks.Website

تعالیٰ کی مغفرت جہاں وسیع ہے وہیں اس کا عقاب بھی بہت سخت ہے۔ اور مجرموں سے اس کے عذاب کو کوئی نہیں روک سکتا۔ لہٰذا جو شخص گناہ پر اصرار کے ساتھ اس کے عفو وکرم پر اعتماد کرے وہ معاند و گھمنڈی ہے۔

۲۔ خواہش کی تکمیل فوری و نقد لذت ہے، اور اس نقد لذت کو چھوڑنا آئندہ کی لذت کی امیدیں نفس پر گراں گزرتا ہے۔

۳۔ آج کل پر ٹالنا اور امیدوں سے دھوکہ کھانا۔

۴۔ مال جمع کرنے کا حرص و ہوس۔

لہٰذا انسان مال جمع کرنے میں اس طرح لگ جاتا ہے اور اپنے دل ودماغ کو اس میں اس طرح کھپا دیتا ہے، مال کی آمدنی وخرچ میں دن بھر اس طرح مشغول رہتا ہے کہ اپنے آخری انجام سے غافل ہو جاتا ہے۔ اور موت کے بعد کی تیاری کو بھول جاتا ہے۔

۵۔ غفلت وجہالت، یہ دونوں چیزیں بندہ کو حرام خواہشات کی تکمیل کے وقت خوشی پر ابھارتی ہیں اور یہ خوشی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس حرام چیز میں اس کی خواہش بہت شدید ہے اور جس کی نافرمانی کر رہا ہے اس کی قدر ومنزلت سے ناواقف ہے اور اس معصیت کے برے انجام اور خطرناکی سے جاہل ہے۔

۶۔ گناہ کو چھوٹا سمجھنا جس کی وجہ سے بندہ ارتکاب گناہ کے وقت اللہ تعالیٰ سے خوف نہیں کھاتا۔

Www.IslamicBooks.Website

صدق دل سے توبہ کرنے کی علامتیں

محض توبہ کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صدق دل سے توبہ کرنے کی دلیل نہیں جب تک کہ تائب ایسے نیک اعمال نہ کرنے لگے جو توبہ کا عملی جامہ ہو، اور جس سے یہ معلوم ہو کہ واقع میں اس نے عملی طور پر توبہ کیا ہے اور اس کی مغفرت اور قبولیت متوقع ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صرف یہ کہے کہ میں نے توبہ کی تو یہ اس وقت تک کافی نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ ایسے اعمال نہ ہوں جن سے معلوم ہو کہ واقع میں اس نے توبہ کی ہے۔ تائب کے صدق دل سے توبہ کرنے کی علامتیں ذیل ہیں۔

۱۔ عملی طور پر گناہ سے پرہیز، اور گناہ کے بجائے نیک اعمال کا التزام، جو دلیل ہے اس بات کی کہ دل بیدار ہے شعور زندہ ہے۔

۲۔ مافات کی تلافی کا عزم و قصد، اور آئندہ اصلاح حال کا پختہ ارادہ، اگر ماضی میں فرائض کی ادائیگی میں سستی ہوتی ہے تو اس کی قضاء کرے اگر کسی سے ظالمانہ طور پر کچھ لے لیا ہے تو اسے واپس کر دے اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے جس میں کوئی تاوان نہیں تو اس پر حزن وملال کا اظہار کرے یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل میں ہے اور خوف اس کے اندر ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پر امید ہے، اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے اس کا خواہش مند ہے۔

۳۔ دنیا اس پر تنگ ہونے لگے جیسا کہ حضرت کعب بن مالک اور ان کے دونوں ساتھیوں پر ہوئی تھی لہٰذا اس پر حزن وبکاء طاری ہو جائے۔ لہو و

Www.IslamicBooks.Website

لعب اور ہنسی خوشی سے بیزار ہو جائے۔

۴۔ اور توبہ کے بعد سے اس کا حال بہتر ہو جائے۔

۵۔ اور پل بھر کے لئے اللہ تعالیٰ کے مکر (گرفت) سے مطمئن نہ ہو زندگی بھر اس سے ڈرتا رہے، یہاں تک کہ موت کا فرشتہ آجائے۔ اور روح قبض کرتے وقت فرشتہ یہ کہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ أَنْ لَاتَخَافُوا وَلَاتَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (فصلت، ۳۰)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ۔

۶۔ خوف، ندامت اور حسرت سے کڑھتا رہے ان گناہوں پر جو اس سے سرزد ہو چکے ہیں اور اس کے برے انجام سے۔

۷۔ اپنے رب سے عنقریب ملنے کا استحضار رکھے ہر وقت موت آجانے کا انتظار کرے اور یہ کہ موت اس کی جوتی کے فیتہ سے بھی قریب ہے۔

۸۔ سچی توبہ کی سب سے بڑی علامت ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، اور تمام مؤمنین کی محبت، اور ایسے اعمال جو اس محبت کے متقاضی ہوں۔

عام اور خاص توبہ

انسان کبھی کسی خاص گناہ یا مخصوص طرح کے گناہوں کو یاد کرتا ہے تو اس سے توبہ کرتا ہے اور کبھی عام توبہ کرتا ہے اور اس میں تمام طرح کے

Www.IslamicBooks.Website

گناہوں سے باز رہنے کی نیت کرتا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے اور اس پر ندامت کا اظہار کرتا ہے اور کلی طور پر اطاعت کا ارادہ کرتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ جب ایک گناہ سے توبہ کرے لیکن دوسرے گناہ پر مصر رہے، مثلاً حشیش پینے سے توبہ کرے، اور شراب پینے پر قائم رہے، یا ایک عورت کے زنا سے توبہ کرے لیکن دوسری عورت کے زنا پر قائم رہے، ایسے شخص کی توبہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ اس نے گناہ سے توبہ نہیں کی ہے۔ بلکہ ایک گناہ کو چھوڑ کر دوسرے گناہ کو اختیار کیا ہے، لہٰذا ایسا شخص تائب نہیں کہلائے گا۔

۲۔ ایک گناہ سے توبہ کرے لیکن دوسرے گناہ میں مبتلا رہے، اور دونوں گناہوں میں کوئی مجانست نہ ہو، مثلاً بعض گناہوں سے توبہ کرے لیکن بعض دوسرے گناہوں سے توبہ نہ کرے۔ مثلاً قتل اور یتیموں کے مال کھانے سے توبہ کرے لیکن شراب پینے اور غلط کاری پر قائم رہے۔ اس طرح کی توبہ کو خاص توبہ کہا جاتا ہے۔

اس توبہ کا حکم یہ ہے کہ توبہ اس گناہ سے متعلق صحیح ہوگی جس سے اس نے توبہ کی ہے، اس شرط کے ساتھ کہ چھوڑے ہوئے گناہ اس عمل کے لئے شرط نہ ہو، جیسے کہ تمام اعمال کے لئے ایمان شرط ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَنْ أَرادَ الآخِرَةَ وسَعَى لها سَعْيَها وَهُو مُؤْمِنٌ فَأُولئِكَ كان سَعْيُهُمْ مشكُوراً .

اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو، اور اس میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے لائق ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے ہی

Www.IslamicBooks.Website

لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔ (سورۃ الاسراء ۱۹)

اور جہاں تک اس گناہ کا تعلق ہے جس سے اس نے توبہ نہیں کی ہے تو وہ گناہ اس کے ذمہ باقی رہے گا جب تک کہ اس سے توبہ نہ کرے لہٰذا واضح ہوا کہ ہر گناہ کے لئے ایک مخصوص توبہ ہے، جو فرض ہے اس کا تعلق دوسرے گناہ سے نہ ہوگا جس طرح ایک گناہ دوسرے گناہ سے متعلق نہیں ہوتا، مثلاً اگر کوئی شخص ایک فرض کو ادا کرتا ہے اور دوسرے فرض کو چھوڑ دیتا ہے تو چھوڑے ہوئے فرض پر اس کو سزا ملے گی۔ اور ادا کئے ہوئے فرض کا اسے عذاب ملے گا۔ اور چھوٹے ہوئے ایک فرض کی وجہ سے ادا کیا ہوا دوسرا فرض باطل نہ ہوگا۔

مثلاً اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے لیکن روزہ نہیں رکھتا اور حج نہیں کرتا، تو روزہ اور حج ادا نہ کرنے پر اس کی نماز زکوٰۃ باطل نہ ہوگی۔

۳۔ توبہ کی تیسری قسم یہ ہے کہ تمام گناہوں سے توبہ کی جائے ایسی توبہ جو تمام گناہوں کا احاطہ کرلے، اسے عام توبہ کہتے ہیں جس کے بعد کوئی گناہ باقی نہیں رہتا جو اس نے اپنی زندگی میں کیا ہے لہٰذا جس بندہ کا یہ حال ہو اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے اوامر کو بجالائے۔ اور نواہی سے باز رہے، اور جس معاملہ میں بھی اس سے کوتاہی ہوئی ہو، چاہے وہ معاملہ بڑا ہو یا چھوٹا اس پر صدق دل سے نادم ہو، اور آئندہ توبہ کے شرائط کی تکمیل میں لگا ہوا ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

مکمل توبہ (توبۃ النصوح)

چونکہ ہر مکلّف شخص پر توبہ واجب ہے لہٰذا توبہ کرنے والے شخص کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ اس کی توبہ مکمل و تام ہو جو اس کے تمام گناہوں کا احاطہ کر لے اور کوئی گناہ اس توبہ کے دائرہ سے باہر نہ رہ جائے۔ ہر طرح کی معصیت کے اثر کو توبہ کے ذریعہ سے مٹا دے، جس طرح کہ دن کی روشنی رات کی سیاہی کو مٹا دیتی ہے، ایسی توبہ کرے کہ اس میں اپنے پورے عزم وارادہ کو لگا دے توبہ کرنے میں جلدی کرے توبہ پر قائم رہنے کا عزم مصمم ہو یہاں تک کہ موت آجائے۔ گناہوں سے ایسی کنارہ کشی اختیار کرے کہ دل میں اس کا خیال بھی آنے نہ دے جس طرح کہ دودھ دوبارہ تھن میں جا نہیں سکتا اسی طرح تائب دوبارہ گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ ایسی توبہ جس کی ابتداء ندامت و شرمندگی سے ہو اور جس کی انتہا نیک اعمال اور اطاعت و فرمانبرداری پر ہو پھر برابر توبہ کے بعد دل میں ذکر الٰہی ہو اور گناہ و معصیت کے اثرات سے دل کو صاف کرتا رہے اور اس بات پر نفس کو ابھارتا رہے کہ پھر دوبارہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرے گا۔ اس طرح یہ بھی لازم ہے کہ توبہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہو صحت، یا مال کی حفاظت، یا کسی دنیاوی غرض کے حصول، یا کسی کے عقاب کے خوف، یا قانون کی پکڑ، یا معصیت کی عدم موجودگی کے لئے نہ ہو، بلکہ گناہ سے اس لئے نفرت ہو جائے کہ اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں گے۔

Www.IslamicBooks.Website

اسی طرح ایک تائب کی یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ اس کی توبہ اس کے تمام گناہوں کا احاطہ کرے، ایک گناہ سے توبہ کر کے دوسرے گناہ میں مبتلا نہ ہو، اس لئے کہ معصیت میں پڑے ہوئے یا لذت معصیت کی یاد سے مزا لینے کی صورت میں اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول نہیں فرماتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی توبہ صحیح ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اس صورت میں اسے نیک کام کی توفیق نہیں ملتی، اسی طرح لذت گناہ سے آشنا کے دل میں شاید یہی نیک عمل کا ارادہ پیدا ہوتا ہو، اس لئے کہ گناہوں کی کثرت سے اس کے دل میں زنگ لگ جاتی ہے۔ اور اس وقت اس سے چھٹکارا حاصل کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ بندہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر طرح کی برائی سے اجتناب برتے، اور دور رہے، اس لئے کہ برائی سے دور ہوتے ہی خود بخود بھلائی کے قریب آجائے گا۔ لہٰذا اگر کوئی بندہ جھوٹ سے توبہ کر لے تو پھر وہ زنا اور غرور میں مبتلا نہیں رہ سکتا، لہٰذا جب ایک گناہ سے توبہ کر لے تو پھر دوسرے گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے میں لگ جائے یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جائے۔ اور اس کا دل صاف و پاک ہو جائے۔

پھر یہ معلوم ہونا چاہئے کہ انسان کے ہر عضو پر توبہ لازم ہے، لہٰذا آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ محارم کی طرف نگاہ نہ اٹھائے، ہاتھ کی توبہ یہ ہے کہ حرام چیز کو ہاتھ سے نہ چھوئے، کان کی توبہ یہ ہے کہ حرام چیز نہ سنے، شرمگاہ کی توبہ یہ ہے کہ زنا سے دور رہے۔

اور یہ کہ بندہ مافات کی تلافی میں لگ جائے، لہٰذا ہر چھوٹے ہوئے فرض کی قضا کرے ہر صاحب حق کو حق پہنچا دے، اور اس بدن کو اللہ تعالیٰ کے

Www.IslamicBooks.Website

اوامر کی بجا آوری میں لگادے جس کو حرام کاری میں استعمال کر چکا ہے، اور اس جسم کے اندر حلال غذا پہنچانے کی کوشش کرے جس میں حرام غذا پہنچا چکا ہے۔ شبہات اور حرام کی جگہوں سے حتی الامکان دور رہے۔

اللهم إنا نسألك توبة صادقة وانابة كاملة وعملاً صالحاً متقبلاً يارب العالمين

توبہ کس سے ٹوٹتی ہے؟

یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے کہ توبہ وہ مقام ہے جو مقام توبہ میں داخل ہونے کے بعد سے عمر کے آخری سانس تک بندہ کے ساتھ رہتا ہے۔ لہٰذا بندہ جب پورے عزم وارادہ کے ساتھ سچی توبہ کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ پھر گناہ کا خیال دل میں نہ لائے جس طرح کہ دودھ پھر دوبارہ تھن میں نہیں واپس ہو سکتا اسی طرح سچی توبہ کرنے والا دوبارہ گناہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اگر وہ توبہ کے بعد دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی توبہ ٹوٹ جاتی ہے، اس لئے توبہ کی صحت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ توبہ برقرار رہے، ٹوٹنے نہ پائے۔ اور اگر کوئی بندہ کسی خاص گناہ سے توبہ کرتا ہے پھر اس گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے تو وہ اپنی توبہ کو توڑنے والا ہوگا اپنے اس تازہ گناہ کے ذریعہ۔

یہاں یہ مسئلہ سامنے آتا ہے کہ اگر کوئی شخص گناہ سے توبہ کرتا ہے پھر توبہ کے بعد اس گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے تو کیا توبہ سے پہلے والا گناہ بھی لوٹ آئے گا اور توبہ لوٹنے کی صورت میں پہلا اور دوسرا دونوں گناہوں کی

Www.IslamicBooks.Website

سزا کا مستحق ہوگا؟ اور اگر اس پر اصرار کی حالت میں مر گیا تو اس کا کیا ہوگا یا اور اگر پرانا گناہ یعنی توبہ سے پہلے والا گناہ کلی طور پر ختم ہو جائے تو اسے صرف توبہ کے بعد والے گناہ کی سزا ملے گی۔

میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ جس گناہ سے توبہ کرلیا ہے اس کی سزا اسے نہیں ملے گی یعنی توبہ ٹوٹنے کے باوجود اسے پہلے گناہ کی سزا نہیں ملے گی اس لئے کہ وہ گناہ توبہ کی وجہ سے ختم ہو گیا ہے اور توبہ کی وجہ سے اس کی حیثیت ایسی ہو جاتی ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں لہٰذا جب وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں تو اس کا گناہ بھی اس کی طرف نہیں لوٹے گا۔ اور اسے صرف توبہ کے بعد والے گناہ کی سزا ملے گی اس لئے توبہ ایک نیکی ہے، اور دوبارہ گناہ کرنا برائی ہے، لہٰذا یہ بعد میں آنے والی برائی پہلے کی نیکی کو ختم نہیں کرے گی جس طرح کہ توبہ کے بعد والا گناہ اس کے بعد میں آنے والی نیکی کو باطل نہیں کرے گا۔

توبہ کرنے والوں کے طبقات

توبہ کرنے والوں کے مختلف درجات و طبقات ہیں جو ان کے احوال کے اختلاف اور اعمال کے تنوع پر مبنی ہیں، اور اس لحاظ سے بھی کہ توبہ عمر کے آخری لمحات تک ان کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ توبہ پر استقامت کے ساتھ قائم رہتے ہیں، یہاں تائبین کے چار درجات ہیں۔

پہلا درجہ:- اس میں وہ لوگ آتے ہیں جو زندگی کے آخری لمحہ تک توبہ

Www.IslamicBooks.Website

پر قائم رہتے ہیں، اور توبہ کے بعد دوبارہ گناہ کے ارتکاب کا خیال دل میں نہیں لاتے، یہ نفوس مطمئنہ والے لوگ ہیں جو توبہ کے اعلیٰ درجہ پر قائم ہیں اس لئے کہ یہ صراط مستقیم پر چلتے ہیں اطاعت الٰہی کو لازم پکڑے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات واوامر کو بجالاتے ہیں اور نواہی وممنوعات سے پرہیز کرتے ہیں ہر معصیت سے دور رہتے ہیں، ہر اس اخلاق سے پاک ہوتے ہیں جن سے رب العزت والجلال خوش نہیں ہوتے، توبہ کا یہ سب سے بلند وبالا درجہ ہے۔

دوسرا درجہ:- اس میں وہ لوگ ہیں جو استقامت کی راہ پر چلتے ہیں زندگی بھر اطاعت الٰہی کو اپنائے رہتے ہیں لیکن کلی طور پر گناہوں سے پرہیز نہیں کرپاتے، بے اختیاری طور پر بعض سیئات میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن گناہوں کے بعد فوراً اپنے نفس کو لعنت ملامت کرتے ہیں اور اپنی توبہ کی تجدید کرتے ہیں گناہ نہ کرنے کے عزم وارادہ کو دہراتے ہیں، برائی پر نادم ہوتے ہیں کہ ان سے یہ گناہ کیوں سرزد ہوا اور فوت شدہ بھلائی پر کف افسوس ملتے ہیں یہ بھی توبہ کا بلند درجہ ہے اگرچہ پہلے درجہ سے کمتر ہے۔

تیسرا درجہ:- تیسرا درجہ ان لوگوں کا ہے جو ایک مدت تک توبہ پر قائم رہتے ہیں پھر طبیعت معاصی کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور شہوت ان پر غالب آجاتی ہے لہٰذا نیک عمل کے ساتھ برا عمل بھی ملادیتے ہیں اس کے باوجود بھی وہ اپنے نفس کو لعنت وملامت کرتے ہیں، اپنی کوتاہی پر افسوس کرتے ہیں، اپنے کئے پر پچھتاتے ہیں اپنے نفس کو قابو میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن توبہ کرنے میں پس وپیش کرتے ہیں، امیدیں ان

Www.IslamicBooks.Website

کی لمبی ہوتی ہیں اس طرح کے لوگ خطرناک موڑ پر ہوتے ہیں اس لئے کہ ہوسکتا ہے توبہ کرنے کی مہلت نہ ملے اور موت آجائے اور اس وقت اپنی کوتاہی کا احساس ہو جب ندامت سے کچھ فائدہ نہیں۔

چوتھا درجہ:۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ دنوں تک توبہ پر قائم رہتے ہیں پھر ان کا نفس امارہ جسمانی فطرت کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور شہوائی جذبات کو بھڑکا کر اسے گمراہ کر دیتا ہے، پھر وہ اس طرح کے گناہوں اور معصیتوں میں پڑ جاتے ہیں کہ پھر توبہ کے بارے میں نہیں سوچ پاتے، اس طرح کے لوگوں کیلئے پورا خطرہ رہتا ہے کہ ان کا برا خاتمہ ہو جائے اگر وہ اسی طرح نفس کی اتباع کرتے رہیں اور آخری انجام سے بے پرواہ ہو کر زندگی کی رو میں بہہ جائیں۔

لہٰذا عاقل اور خوش نصیب شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو گمراہی سے روک دے اور اسے اطاعت الٰہی میں لگا دے، راہ راست اور صراط مستقیم پر آجائے، کتاب مبین کے نور سے روشنی حاصل کرے اور سید المرسلین کی سنت پر چلنے کی کوشش کرے۔

اے اللہ ہمیں تقویٰ نصیب فرما، ہمارے نفس کو پاک فرما، بیشک تو ہی اچھا پاک کرنے والا ہے تو ہی ہمارے نفس کا ولی و مولیٰ ہے۔

ربنا ظلمنا انفسنا وإن لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ،ربنا اغفروارحم وتجاوز عما انت به اعلم إنك أنت الأعزالاكرم انت اعلم وغيرك لا يعلم وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه واجمعين.

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
Tel:2308 27 37/ 2308 89 89, Fax:2306 57 10.

Rs. 20/-

Www.IslamicBooks.Website